صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 دسمبر 2024 بمطابق 13 جمادی الثانی 1446ہجری بعداز دوپہر چار بجکر انیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ O وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ O اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ O وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ Oفَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔

(ترجمہ): ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے اور تمہیں کوئی ایسا ولی و سرپرست نہ ملے گا جو خدا سے تمہیں بچا سکے اور کہیں سے تم کو مدد نہ پہنچے گی۔ اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔ اور صبر کر، اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم، جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچا لیا، ورنہ ظالم لوگ تو انہی مزوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں فراوانی کے ساتھ دیئے گئے تھے اور وہ مجرم بن کر رہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Leave applications: درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے آج کے لئے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے PK-25، آج کے لئے؛ جناب لیاقت علی خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، آج کے لئے؛ جناب فیصل خان ترکئی صاحب منسٹر، چھ یوم، 15 دسمبر تا 20 دسمبر 2024؛ جناب مرتضیٰ خان ترکئی صاحب، ایم پی اے، چھ یوم، 15 دسمبر تا 20 دسمبر 2024؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب افتخار اللہ جان صاحب، ایم پی اے، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ جناب شیر علی آفریدی صاحب، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ جناب محمد خورشید صاحب، ایم پی اے، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ جناب داؤد شاہ صاحب، ایم پی اے، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ جناب ارشد علی صاحب، ایم پی اے، اٹھارہ یوم، 16 دسمبر 2024 تا 2 جنوری 2025؛ جناب محمد انور خان صاحب، ایم پی اے، بائیس یوم، 16 دسمبر 2024 تا 6 جنوری 2025؛ ارباب زرک خان صاحب ایم پی اے، بارہ یوم، 16 دسمبر 27 دسمبر 2024؛ جناب سجاد خان اللہ صاحب، ایم پی اے، بارہ یوم، 16 دسمبر تا 27 دسمبر 2024؛ مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 16 تا 20 دسمبر، 2024 ؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے وزیر اعلیٰ، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سردار شاہ جہان یوسف صاحب، ایم پی اے، سولہ یوم، 16 دسمبر تا 31 دسمبر، 2024؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

معزز اراکین! پہلے تھوڑا سا بزنس لے لیتے ہیں، آج 16 دسمبر کا دن ہمیں دو بڑے اہم دنوں کی یاد دلاتا ہے، ایک سقوط ڈھاکہ اور دوسرا سانحہ اے پی ایس، یہ تھوڑا سا بزنس لے لیتے ہیں پھر اس کے بعد اس پر بات چیت کر لیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Call Attention Notices': Mr. Asif Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 105, in the House. Mr. Asif Khan, MPA, please. (Lapsed). Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No.118, in the House. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ کال اٹنشن نوٹس تمام ممبران کے لئے بڑا توجہ طلب ہے، میری گزارش ہو گی کہ تمام ممبران اگر اس کو متوجہ ہو کر ذرا اس کال اٹنشن کو سن لیں تو اس پر بڑی سیر حاصل بات بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں خصوصاً محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں Deceased son quota اور میڈیکل بورڈ پنشن لینے والے ملازمین جن کا رولز کے مطابق سو فی صد کوٹہ ہے مگر متعلقہ محکمہ رولز نظر انداز کرتے ہوئے نئے بندوں کو ترجیحی بنیادوں پر بھرتی کرا رہا ہے جس کی وجہ سے Deceased son quota اور میڈیکل بورڈ پر مجبوراً پنشن لینے والے ملازمین کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ سر، میری اس میں اگر دو منٹ کے لئے آپ مجھے اجازت دیں تو اس پر گزارش یہ ہے کہ یہ صرف ڈیرہ اسماعیل خان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے صوبے میں، یہ تمام ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی Recently سپریم کورٹ کی Judgment آئی ہے Recently کہ انہوں نے یہ تمام کوٹے ختم کر دیئے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہے، اس میں جو پچھلے ہمارے سات سالوں سے یہ لوگ جب ان کا اختیار تھا، ہمارے ایکٹ کے مطابق Decease son، اگر کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کا سو فیصد کوٹہ ہے یا کوئی میڈیکل کی بنیادوں پر جاتا ہے تو اس کا بھی سو فیصد کوٹہ ہے، جو وہ اپنا بچہ یا بچی اس محکمے میں لگا سکتا ہے لیکن آج بھی میں کہتا ہوں، پورے صوبے میں ہزاروں لوگ ہیں مختلف محکمہ جات میں جو دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، ہر حلقے میں یہ لوگ موجود ہیں اور محکمے جو ہیں وہ لین دین کر کے اپنی خوشی کی بنیادوں پر اپنے انٹرسٹ کی بنیادوں پر اپنے Blue eyed کو پیسے لے کر بھرتی تو کر دیتے ہیں لیکن جو حقدار ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہے، چاہے وہ ایریگیشن میں ہیں، چاہے وہ ایجوکیشن میں ہیں، چاہے وہ سی اینڈ ڈبلیو میں ہیں جناب سپیکر، مختلف کیسز میرے ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ہیں اور سر، مجھے پورا یقین ہے کہ تمام ایم پی ایز کے حلقوں میں بھی اس طرح ہوں گے۔ میری گزارش آپ سے ہے کہ اس کو آپ اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس کے اوپر ہم جو لوگ عدالتوں میں پھر رہے ہیں یا مختلف محکموں میں پھر رہے ہیں، تو کم از کم وہ تو نہ پھریں، سٹینڈنگ کمیٹی میں آ کر تاکہ یہ اسمبلی ان کو ریلیف دے اور لوگوں کا اعتماد اسمبلی کے فورم کے اوپر بحال ہو۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹرز میں سے کون اس کو Respond کرے گا؟ منسٹر لاء آج موجود نہیں ہیں، کون اس کو Respond کرے گا؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): سر، کنڈی صاحب کی بات بھی ٹھیک ہے لیکن میں تھوڑی وضاحت بھی کرتا جاؤں کہ پی ٹی آئی کا یہ تیسرا Tenure ہے، میں کہتا ہوں کہ Two and half tenure جا رہا ہے، تو ہم نے تو Decease son quota دیا ہے لیکن اگر ابھی پچھلے دو سالوں کی بات کر لیں تو کوئی ساڑھے چھ ہزار لگ بھگ کے لوگ Illegal appoint ہوئے، ان میں وہ نظر انداز ہیں، تو یہ صرف اپنی گورنمنٹ کے حساب سے، باقی یہ ٹھیک ہے جی، اگر کمیٹی بھیجنا چاہیں تو بھیج دیں۔ .Agreed

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، اس طرح ہے کہ کورٹ کا Decision میرے سامنے پڑا ہے، ٹھیک ہے اس کو ہم کمیٹی ریفر کرتے ہیں، ٹھیک ہے ہم ہاؤس سے Consent لے لیتے ہیں۔

The motion before the House is that the call attention notice No. 118, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the call attention is referred to the Standing Committee concerned.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بھٹہ خشت کی رجسٹریشن مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 07. 'Consideration of the Bill': The Special Assistance to C.M., for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick Kilns Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The Special Assistant to C.M. for Industries, please.

Mr. Abdul Kareem (Special Assistant for Industries): On behalf of C.M., Khyber Pakhtunkhwa

اینٹ بھٹوں کی رجسٹریشن بل مجریہ 2024 کو فوری طور پر زیر غور لانے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick Kilns Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Clauses 1 to 4 of the Bill': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 to 4 of the Bill. Therefore, question before the House is that clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 to 4 stand part of the Bill. 'Amendment in Clause 5 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 5 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.Ji honourable Minister.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): سر، جہاں تک اس امنڈمنٹ کا تعلق ہے تو سر، یہ بل 9 دسمبر کو ٹیبل ہوا ہے اور آج تقریباً ہفتے سے زیادہ گزر گیا ہے ڈیپارٹمنٹ کو، اور مجھے کوئی امنڈمنٹس موصول نہیں ہوئی ہیں، تو ایجنڈے پہ بھی نہیں ہیں سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے کنڈی صاحب، امنڈمنٹ پیش کریں پھر اس پہ بات کرتے ہیں، شاید ڈیپارٹمنٹ کو پہنچی نہیں ہو گی۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو سر، میں تو اپنا جو ہمارے Advisor to industries ہیں، ان کی تھوڑی سی تعریف اس لئے کروں گا کہ جو بڑا اچھا انہوں نے یہ جو ہے ناں پیش کیا ہے تو وہ امنڈمنٹ سے خوفزدہ نہ ہوں، ان شاءاللہ ہم آپ کو اس میں Fully support کرتے ہیں کیونکہ اس میں سر، اگر آپ دیکھیں، میں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ Statement of Objects and Reasons نچوڑ ہوتا ہے ہر بل کا، اس میں آپ نے خاص کر ایگریکلچر زمینوں کو Protect کرنے کے لئے جو بات کی ہے، Environment friendly ہونے کے لئے جو بات کی ہے کیونکہ بھٹوں کی وجہ سے جو ہماری Carbon emission ہو رہی ہے اور آج کل Climate change کی جو ڈسکشن ہے Globally اس کے لئے بھی یہ کافی بہتر رہے گا۔ سر، میری امنڈمنٹ کلاز 5 میں ہے۔

I beg to move that in clause 5, in sub clause (1), in the proviso, for the words, bracket and figure "ninety (90) days" may be substituted.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ چاہتے ہیں کہ جو اس میں آپ نے Provision دی ہے کہ جو Apply کرے گا، جس کا Already ہوا ہے Apply to the registration authority within hundred and twenty days، تو یہ چاہتے ہیں کہ اس کو Ninety days کیا جائے، تو میرا خیال ہے کہ ۔۔۔۔۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ یہ تھی کہ جب میں ہاؤس میں آیا تو مجھے پتہ چلا ہے، تو کوئی ہماری، Background کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایک چیز سرے سے ہے ہی نہیں، صوبے میں First time ایک چیز ادھر آ رہی ہے اور کنڈی صاحب نے کہا ہے کہ آپ خوفزدہ نہ ہوں، تو ہم نے تو خوف کے بت ہی توڑ دیئے جی، کیوں خوفزدہ ہوں گے؟ تو First time کس لئے یہ ایکٹ آیا ہے؟ دیکھیں جی، Land use Act یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کا ایک Visionary step ہے کہ آپ نے کس کس جگہ پہ زراعت کو بچانا ہے اور کس کس جگہ پہ انڈسٹری اور کونسی کونسی جگہ پہ کونسی چیز رکھنی ہے، Environment جو Global issue ہے، تو اس کو Cater for کرنے کے لئے اور یہ جو Land holding ہماری کھڑے پڑ رہی ہیں سر، تو Fist time اس چیز کو ہم لائے ہے، اس میں مزید اس کی گنجائش ہو گی لیکن میں کہتا ہوں کہ اس وقت اس کو As it is رہنے دیں اور باقی جو بھی آگے جائیں گے کیونکہ خیبر پختونخواہ وہ صوبہ ہے جس میں کارخانے دار ڈیپارٹمنٹ سے تنگ ہیں کیونکہ چند ہی کارخانے دار ہیں یہاں پہ، چند ہی چیمبرز ہیں یہاں پہ، تو Kindly اس کو As it is رہنے دیں اور Later on جو جو چیزیں بھی In practice آئیں گی سر، اس کے لئے تیار ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، بالکل، میرا دل تو کہہ رہا ہے کہ میں ان سے ایگری کروں لیکن میں Principally ایک بات کرتا ہوں۔ دیکھیں Ninety days تین مہینے ہیں سر، مطلب ہے کہ ایک سو بیس (120) دن آدھا سال آپ ان کو دے رہے ہیں، آپ Lenient view رکھ لیں Ninety days، دیکھیں کچھ Time frame ایسی

چیزیں ہیں کہ رجسٹریشن آپ نے کرنی ہے، یہ بہت پہلے آنی چاہیئے تھی یہ چیز، ہمارے پاس تو اکثریت ہے نہیں، نہیں، تو یہ میں نے آپ کو کہا ناں کہ جو Climate change کے اوپر آج (مداخلت) کل Globally باتیں ہو رہی ہیں اور اگر ہم یہ چیزیں کریں گے، ہم تو این ایف سی میں یہ بات کرنے جا رہے ہیں، آپ Climate change کے اوپر خیبر پختونخوا کو آپ باقاعدہ ایک Weight age رکھیں کیونکہ سب سے زیادہ فارسٹس ہمارے پاس ہیں، Carbon emission باقی صوبوں سے ہماری کم ہے، زرعی زمینوں کو یہ Protect کرنے جا رہے ہیں، ان کے مقاصد بڑے اچھے ہیں، میں کہتا ہوں اچھے کام میں دیر مت کریں، Ninety days کر دیں، اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور آپ اس کے بعد اپنا Lenient view رکھیں، یہ جو رجسٹریشن ہو رہی ہے، تو میرے خیال سے.Ninety days is more than enough

<u>جناب سپیکر</u>: یہ First time جا رہے ہیں رجسٹریشن کے لئے اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی جتنی Fast working ہے وہ آپ سب جانتے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، یہ کوئی اتنا اس میں راکٹ سائنس نہیں ہے، بھٹے ہیں۔ سر، یہ ایسی کوئی فیکٹری ہے نہیں، اس میں ایسے کوئی Calculated جو ہے ناں، مطلب ہے کہ چند، میرے خیال میں ہزاروں میں، لاکھوں میں بھی نہیں ہزاروں میں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ایگری نہیں کرتے ہیں وزیر صاحب، آپ اس سے ایگری نہیں کرتے اس امنڈمنٹ سے؟

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت</u>: میں سر، کہتا ہوں کہ یہ First time ہے، اس کو As it is جانے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہو گیا۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت</u>: یہ امنڈمنٹ، اور چونکہ ہم بھی Informed نہیں ہیں اور Legally بھی Unknown ہیں اس کے ساتھ۔ تھینک یو، شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: امنڈمنٹ انہوں نے Withdraw کر دی ہے جی۔

Now, question before the House is that the original clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; the original clause 5 stands part of the Bill. ‘Clause 6 of the Bill’: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; clause 6 stands part of the Bill. ‘Amendment in Clause 7 of the Bill’: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 7 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I beg to move that in clause 7, in sub clause (2), in the proviso, for the word 'six', the word 'four' may be substituted.

سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ایک بندہ جو ہے وہ جب کوئی بھٹہ خشت انڈسٹری لگائے گا اینٹوں کا، تو اس کے پاس ایک Time frame ہے کہ وہ Environment friendly ہونی چاہیئے، انہوں نے کچھ Parameters رکھے ہوتے ہیں اور یہ بڑی اچھی چیز ہے جس کے اوپر میں نے آپ کو کہا ہے، Object and reason میں انہوں نے باقاعدہ Mention کیا ہے کیونکہ آج کل Climate change کا Globally یہ ایشو چل رہا ہے، اس کے اوپر دنیا کا بڑا فوکس ہے، انہوں نے بھی یہی بات کی ہوئی ہے کہ بھئی یار! وہ Established اگر کرے گا Brick kilns کو Without adopting relevant environment friendly technology practice تو وہ نہیں کر سکے گا، انہوں نے چھ مہینے کا ٹائم دیا ہے، میرا صرف ان کے ساتھ ایشو یہ ہے، یہ بہت بڑا Space دے رہے ہیں، چھ مہینے Means آدھا سال، خدارا تھوڑا سا آپ اس کو Squeeze کریں، میری یہ گزارش ہے کہ اس سے اگر ان کو تکلیف نہیں ہوتی یا ان کے ڈیپارٹمنٹ کو مسئلہ نہیں بنتا تو یہ بہت اچھا ہو جائے گا سر۔

Mr. Speaker: Ji, honourable.

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سپیکر صاحب، میرا یہ ایشو ہے کہ According to law ہم صحیح جا رہے ہیں اور یہ امنڈمنٹس جو آ رہی ہیں یہ Time barred ہیں، تو میں کہہ رہا ہوں اس ایشو کو Once for all اس کو Okay کر دیں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر میرے ساتھ ایگری ہو جائیں اور جہاں تک Climate change کا، تو یہ Climate تو پاکستان میں متعارف ہی عمران خان نے کرایا، بلین ٹریز کی انکوائریاں کراؤ، کدھر درخت لگے ہیں، کدھر نہیں لگے ہیں؟ پچھلے دور میں یہ چیزیں میں Face، آج الحمد للہ کسی پرانے انڈسٹریل اسٹیٹ میں آپ دیکھیں، کوئی وہاں پہ Treatment کا بندوبست نہیں ہے، کوئی وہ نہیں ہے، تو الحمد للہ یہ Environment کا Issue internationally پاکستان جو ہے ناں یہ عمران خان کی وجہ سے یہ، تو میں ریکویسٹ کروں گا کیونکہ یہ Time barred ہے، تو اس پر یہ ڈسکشن نہ کی جائے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، انہوں نے Withdraw کر لی ہے جی۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر، یہ ساری امنڈمنٹس ہیں، یہ Time barred ہیں بلکہ یہ جہاں تک تھوڑے بہت۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے انہیں پیش کرنے دیں پھر اس پہ باری باری بات ہو گی۔

Now, the question before the House is that the original clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'

Yes کوئی نہیں کہہ رہا تو پھر چھوڑ دوں اسے؟

and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 7 stands part of the Bill. 'Clauses 8 to 10 of the Bill': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 8 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 8 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 8 to 10 stand part of the Bill. 'Amendment in Clause 11 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 11 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I beg to move that in clause 11, sub clause (1), after the word 'fine' the words "of one hundred thousand" may be inserted.

میری گزارش ایڈوائزر صاحب سے یہ رہے گی، جو آپ غیر جانبدار ہو کر سلیٹ صاف کرکے ہماری بات سن لیں، ایک Fixed mind کے ساتھ آپ فیصلے مت کریں، میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن آپ محکمانہ ذہن ادھر استعمال مت کریں، جس کے ذریعے آپ کریں، آپ خدارا اس کے اوپر اپنا Point of view دے دیں، اگر آپ اس سے ایگری نہیں کرتے، میں آپ کے ساتھ ہوں میں نے کہا ہے، سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو بھٹہ خشت والے لوگ ہیں، یہ پہلی دفعہ انڈسٹریز کے اندر آرہے ہیں، انڈسٹریز کی Definition بھی مجھ سے یہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ میرا ذاتی طور تو یہ ہے کہ انڈسٹریز میں بھی جس طرح منزل میں Minor ہوتا ہے، Major ہوتا ہے، یہ جو ہے ایک چھوٹی سی صنعت آپ اس کو کہہ سکتے ہیں، یہ کوئی سیمنٹ انڈسٹری نہیں ہے، یہ کوئی شوگر انڈسٹری نہیں ہے، یہ بھٹہ خشت، یہ جو ہے Brick Kilns والے جو ہیں، ان کے اوپر اتنا بڑا Fine آپ مت رکھیں، آپ نے دو لاکھ Propose کیا ہوا ہے، میں نے ایک لاکھ Propose کیا ہے کیونکہ یہ شروعات ہیں۔ میری گزاش یہی رہے گی، شروع میں آپ Main streamline میں لے آئیں، جب یہ رجسٹرڈ ہو جائیں گے، ان کو آپ ورکرز ویلفیئر فنڈ کے اندر رجسٹرڈ کروائیں، ان کو مراعات بھی دیں توان شاء اللہ خوشی خوشی کریں گے، ابھی آپ کے ساتھ کوئی رجسٹریشن کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں، یہ بھی آپ کا اچھا قدم ہے، تو میری گزارش یہ ہوگی Fine کے حوالے سے کہ یہ بڑی انڈسٹری نہیں ہے، Brick Kilns جو ہے ایک چھوٹی سی دکان ہے، اس کو Fine کم کردیں تو زیادہ مہربانی ہوگی، آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جہاں تک چھوٹی انڈسٹری کا تعلق ہے، تو یہ چھوٹی نہیں ہے اور اللہ نے پشاور کی مٹی اور گردونواح کی مٹی کو یہ Strength دیا ہے اور پھر یہ مشقت والا کام سب سے زیادہ ادھر ہی ہے کیونکہ پشاور کی اینٹ لاہور تک جاتی ہے، ابھی یہاں سے ہم نے Change ہو کر Manual طریقے سے ہم نے جانا ہے جس کو ہم Zigzag کہتے ہیں یا جو بھی کوئی طریقہ ہے، تو اس وقت فرض کریں دس لاکھ بھٹہ ایک

چکر ہے تو یہ وہ تیس لاکھ پہ جائے گا، تو Investment کی سائز بھی بڑی ہو جائے گی، مجھے تو ابھی Exact پتہ نہیں، میرا خیال ہے کہ کوئی تیس ہزار کے لگ بھگ ہو گا ایک ہزار اینٹ، تو آپ اس کا وہ لگائیں، یہ بہت بڑا، اس کا Basic وہ Environment سر اور جو زمین اور خاص کر کے جو ہمارے لیبر وہاں پہ ہوتی ہے، Bounded labor وہاں پہ ہوتی ہے، تو اس لیبر کو SSI اور UBI اس میں لا کر تاکہ وہاں پہ ڈسپنسر یز آ جائیں، وہاں پر تعلیم پہنچ جائے، وہاں کے بچے، رجسٹریشن کا Basic مقصد یہ ہے اور پھر امنڈمنٹس کا جہاں تک تعلق ہے، تو میں یہی کہوں گا کہ میرے حساب سے یہ Time barred ہے، میں اس پہ ڈسکشن نہیں کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> انہوں نے میرے خیال میں قسم نہیں توڑنی ہے، مجھے لگتا ہے، میری تو گزارش تھی بڑی جی، دل سے لیکن چلیں آج میرے خیال میں کچھ جارحانہ اس میں ہے مجھے لگتا ہے، میں Withdraw کر لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آپ نے Withdraw کر لی ہے ناں جی؟

<u>جناب احمد کنڈی:</u> یہ والی امنڈمنٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، مائیک On کریں وزیر صاحب کا۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> چونکہ Time barred ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو As it is جانے دیں سر، Next جو بھی ہو گا اس میں Adjust کر لیں گے خیر ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Now, the question before the House is that the original clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the original clause 11 stands part of the Bill. 'First Amendment in Clause 12 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 12 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، یہ بھی اسی سے Related ہے، ایڈوائزر صاحب کا وہ آ گیا اس کے اوپر Input، یہ چاہ رہے ہیں جو کہ شاید اس کو نہ چھیڑیں، تو میں کلاز۔12 کو Withdraw کر لیتا ہوں، تو 13 پہ آپ اگر چلے جائیں تو ٹائم ان کا بھی بچ جائے گا، ان کو جلدی بھی ہے میرے خیال میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> سپیکر صاحب، پلیز میں کنڈی صاحب سے کیونکہ Time barred چیز ہے، اس پہ اگر ڈسکشن کریں تو پھر مجھے یہ وہ ہو گا کہ میں ہاؤس کو Put کروں گا، تو Kindly, please اگر یہ Withdraw کر جائیں تو شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے کر دی ہے یہ۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> ساری سر، ساری۔

جناب احمد کنڈی: میں اپنا Point of view دے دیتا ہوں، اگر آپ نہیں مانتے تو نہ مانیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ریکارڈ پہ ایک چیز آ جائے 14 اور 18 میں، اور 12 اور 13 میں میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں 14 پہ آ جاؤں ناں۔

جناب احمد کنڈی: جی سر۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ اس پہ اپنا Point of view دے دیں، پھر 18 پہ آ جاؤں گا، اس پہ دے دیں اپنا Point of view.

Mr. Ahmad Kundi: Ji, done.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 12 stands part of the Bill.

چونکہ کلاز 13 میں بھی امنڈمنٹ ہے تو کنڈی صاحب، آپ نے Withdraw کر دی ہے؟

Mr. Ahmad Kundi: Withdrawn Sir.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the original clause 13 stands part of the Bill. 'First Amendment in Clause 14 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 14 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you Sir, I beg to move that in clause 14, in sub clause (2), for the expression "any order as it may deem fit", the expression "an order within one month" may be substituted.

اس میں میری گزارش یہ ہے کہ Appellate court انہوں نے ایک قسم کی بنائی ہے، ایک قسم کی بنائی ہے، اپیل کرنے کا اختیار دیا ہوا ہے۔ سر، اگر آپ دیکھیں، بڑی دلچسپ بات ہے، اس پہ انہوں نے کہا ہوا ہے کہ جس کے خلاف آرڈر ہوتا ہے وہ ایک مہینے کے اندر اندر اپیل کر سکتا ہے، انہوں نے یہ Right دیا ہوا ہے Applicant کو، جس کے خلاف آرڈر ہو، میری جو امنڈمنٹ ہے، میں نے اس Appellate authority کو Bound کیا ہے کہ وہ بھی پھر تیس دن کے اندر اندر فیصلہ سنائے اس کو، یہ کام نہیں چلے گا کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دونوں کو At par رکھیں، یہ کیا ہے؟ مطلب ہے کہ اس دن Prison committee میں تھے سر، آپ یقین نہیں کریں گے، چار چار سال ہو جاتے ہیں اور اپیلیں نہیں لگتیں، چار چار سال، پانچ پانچ سال، تو خدارا یہ ڈیپارٹمنٹ کو کس نے پکڑنا ہے؟ یہ انہی ایوانوں نے پکڑنا ہے، یا تو کر دیں بس شاہی آرڈر ہے اور لوگ ہیں کہ کچہریوں میں پھر رہے ہیں، اپیلوں میں پھر رہے ہیں، صدیاں گزر جاتی ہیں، نسلیں گزر جاتی ہیں،

خدارا کم از کم ہم ایک Productive چیز لے آئیں پھر ان شاء اللہ Implementation پہ بھی کوشش، تو اس لئے میں چاہ رہا تھا کہ یہ Point of view آنا بڑا ضروری ہے، اگر آپ Applicant کو تیس دن کے لئے Bound کر رہے ہیں پھر اس کو بھی Bound کریں کہ تیس دن کے اندر فیصلہ سنائے، یہ نہیں کہ تنخواہیں اور مراعات لیں اور کارکردگی زیرو۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، وزیر محترم۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> سر، میں تو وہی Time barred والی بات کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، بات تو آنریبل ممبر کی بڑی Justified ہے ناں، آپ اس کو ایک منٹ ٹائم دیتے ہیں، جو فیصلہ کرنے والا ہے، اس پاکستان میں تو فیصلوں کا یہی حال ہے، یا تو ہوتے ہی اور طریقے سے ہیں یا تو پھر لٹکتے رہتے ہیں، تو وہ جو Accused ہے وہ بیچارہ ٹنگا (لٹکا ہوا) ہوا ہوتا ہے، تو اس کو بھی Time frame کا پتہ لگے کہ یار مجھے اتنے Time frame میں یہ فارغ کریں گے۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت:</u> سر، رولز میں ڈالیں گے، ارشد صاحب کچھ کہنا چاہتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ارشد ایوب خان۔

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات):</u> شکریہ سپیکر صاحب، آپ والی بات ٹھیک ہے، ایڈوائزر صاحب کا بھی اپنا Point of view ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر Appellate court ہے، اگر کوئی شکایت کرتا ہے، مہینہ بھی میرا خیال ہے بہت شارٹ ہو جائے گا، یہ جو Time line دی ہے کنڈی صاحب نے، میں صرف ان سے ایک گزارش کر سکتا ہوں، ایڈوائزر صاحب سے، کہ دو مہینے رکھ لیں، دو مہینے میں Proper investigation بھی ہو جائے گی اور فیصلہ بھی ہو جائے گا، ٹائم رکھنا میرے خیال سے، میری ذاتی رائے سے یہ بہت ضروری ہے، باقی ان کی اپنی مرضی ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت:</u> سر، چونکہ Time barred ہے لیکن پھر بھی میں ریکویسٹ کروں گا، اگر باقی چیز ہٹا دیں، یہ میں ایگری کر لوں گا، یہ باقی جو Next ہیں، ان پہ میرے ساتھ ایگری کر لیں اور یہ 60 پہ ایگری کر لیں، Time barred ہے اس لئے سر، اس Chair سے کنڈی صاحب ہمارے محترم ہیں، وہ قانون اور قاعدہ کو Obey کرتے ہیں، تو سر، میں بھی قانون اور قاعدے کی بات کرتا ہوں، تو باقی Withdraw کر لیں تو چلیں 60 days کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، یہ پھر Amended amendment ہو گی، آپ نے ایک مہینہ کہا اور منسٹر صاحب نے دو مہینے پہ ایگری کر لیا تو پھر یہ Amended amendment ہو گی ناں آپ کی۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، یہ بھی غنیمت ہے کہ مطلب ہے انہوں نے دو مہینے کئے۔ ارشد ایوب صاحب کا میں بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ان کو Guide کیا۔ سر، میری تو گزارش یہی تھی کہ اگر آپ ایک دفعہ Aggrieved کو 30

پہ،یہ میرے ساتھ Left side کی آپ ہیں ہوئے بیٹھے صاحب غنی مشتاق کر رہے ہیں، Bound کے لئے days
ایگری کریں گے، Aggrieved کو آپ دیکھیں بڑا شارٹ ٹائم دے رہے ہیں، اچھی بات ہے۔
جناب سپیکر: کنڈی صاحب، آپ اس کو لے لیں، آپ دوبارہ یہ دو مہینے کے ساتھ اسے پڑھ لیں تو پھر اس اپنی امنڈمنٹ کو With two month پڑھ لیں۔
جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے، جی سر۔
معاون خصوصی برائے صنعت: اور سر، ریکویسٹ ہے کہ باقی جو امنڈمنٹس ہیں 18 اور یہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اب ان سے پوچھنا پڑے گا ناں جب وہ آئیں گے تو۔

(قطع کلامیاں)

جناب احمد کنڈی: کر لیتے ہیں سر، کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ؟ کر لیتے ہیں، باقی بھی کر لیں گے، ان کو کہیں جانا ہے تو پھر۔۔۔۔۔
معاون خصوصی برائے صنعت: سر، ریکویسٹ ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں سر، Time barred ہے، میں ایگری کر رہا ہوں، چلیں Off the record کا کام کر رہا ہوں،، Off the record ہے سر۔
جناب سپیکر: Off the record یہاں کچھ نہیں ہے، سب کچھ On the record ہے۔ (قہقہہ)
جناب احمد کنڈی: ابھی تک تو ایک امنڈمنٹ بھی انہوں نے وہ نہیں Agree کی۔
جناب سپیکر: اس کو آپ لے لیں۔
جناب احمد کنڈی: پتہ نہیں ان کو کیا جلدی پڑی ہے؟ میں تو یہی کہتا ہوں، خدارا دیکھیں معیاری Legislation جو ہوتی ہے، اس پہ Collective wisdom کو آنے دیں، یہ ایک پارلیمنٹری جو پریکٹس ہے، اس کو Encourage کریں۔ خدارا یہ جلدی جلدی والے فیصلے اور یہ آمرانہ فیصلے مت کریں، خدارا Input لے لیں۔
جناب سپیکر: اس کو On کریں آنریبل کو۔
معاون خصوصی برائے صنعت: سر، اگر جلدی جلدی والی بات ہے تو پھر میں قانون کو وہ کروں گا، قانون کے مطابق میں بالکل صحیح جا رہا ہوں، جلدی جلدی والی بات نہیں ہے، ٹائم دیا ہے، دو دن کے اندر چیز آنی چاہیئے تھی، نہیں آئی ہے تو میں ایگری کرتا ہوں لیکن یہ ریکویسٹ ساتھ کروں گا کہ باقی چیزیں 60 days پہ ہم ایگری کرتے ہیں سر۔
جناب سپیکر: اچھا، اس امنڈمنٹ پہ آپ آ جائیں۔

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 14, in the proposed sub clause (2), for the expression "any order as it may deem fit", the expression "an order within two months" may be substituted.

جناب سپیکر: اچھا، یہ ایسے آ جائے گا پھر کہ The appellant authority may pass any order within two months.

جناب احمد کنڈی: جی، یہ پورا فقرہ آ جائے گا سر۔
Mr. Speaker: After giving an opportunity of being heard to the person.
Mr. Ahmad Kundi: "of the person." Yes Sir.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

جناب احمد کنڈی: جی سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes have it; the amendment stands part of the Bill. 'Second Amendment in Clause 14 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in clause 14 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: سر، یہ Withdraw کر لیں 14 کی جو ہے، 18 لے لیں، بس اس کے بعد پھر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Now, the question before the House is that the amended clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it: the amended clause14 stands part of the Bill. 'Clauses 15 to 17 of the Bill': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 15 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 15 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 15 to 17 stand part of the Bill.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ کون بول رہا ہے؟ تاج خان، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو Sergeant-at-Arms کے ذریعے باہر نکالوں؟ تو بس آپ خاموش ہو کر بیٹھیں پھر نا۔

'Amendment in Clause 18 of the Bill': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 18 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in clause 18, after the word 'rules', the words bracket and figures "within (90) days" may be inserted.

سر، گزارش یہ ہے کہ یہ جو Rules making clause اس کو بولا جاتا ہے اور اکثر جو ہمارے منسٹر صاحبان ہیں خاص کر ارشد ایوب صاحب ہیں، آفتاب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس پہ ہماری کافی سیر حاصل ڈیبیٹ ہو چکی ہے اور

کہیں پہ انہوں نے ایگری بھی کیا ہے، بات پھر وہی آتی ہے، کیوں ہم محکموں کو Open راستہ دے دیتے ہیں اور ان کو اختیار دیتے ہیں، کیوں نہیں ہم ان کے لئے ایک Time frame اور Time frame پہ ڈیبیٹ ہو سکتی ہے، 90 days نہ ہوں، 120 کر لیں، رولز میں ڈال دیں لیکن کہیں پہ تو ان کو پابند کریں ناں، یہ کیا سر، کب تک ہم اس طرح مطلب ہے، اچھا جب ہم پبلک کو جوابدہ ہیں اور محکمہ نہیں ہے اگر آپ کو ڈیپارٹمنٹ نے دیا بھی ہے تو آپ کم از کم Public friendly چیزیں بنائیں، میرا تو یہ مؤقف ہے سر، کہ جب اس ایوان میں Public friendly چیزیں نہیں ہوں گی تو یہ Trust دن بدن ختم ہوتا جا رہا ہے اور مزید بھی کم ہو جائے گا، محکمے ہمارے لئے قابل قدر ہیں سر، لیکن ہم جو لوگوں سے Input لے کر آتے ہیں، آخر لوگ ہم سے پوچھتے ہیں سر، کہ ہمارے کیسوں کا کیا ہوگا؟ میں نے تو آپ کو کہا کہ اس دن میں جیل گیا سر، قسم سے رونا آتا تھا، جب انہوں نے کہا ہمارے پانچ سال ہو گئے ہیں، اپیل نہیں لگی، تو مجھے بتائیں ہمارے پاس کیا جواب ہے اس کے لئے؟ تو خدارا اب مطلب ان کو پابند کرنے کے لئے میں نے دی ہوئی ہے، کوئی یہ نہیں کہ میں آپ کو کوئی چیلنج کر رہا ہوں یا میں آپ کی کوئی اتھارٹی کو وہ کر رہا ہوں، Public friendly legislation is the dire need of the time، تو میری یہ دست بستہ گزارش ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت</u>: شکریہ سپیکر صاحب، کنڈی صاحب کی بات بھی ٹھیک ہے لیکن Practically اس چیز پہ جانا چاہیئے کہ جو Possible ہو، تو میں کنڈی صاحب سے کہوں گا کہ اس کو جو تین مہینے ہیں وہ میرے حساب سے کم ہیں، سر، Six months کر لیں تو۔

<u>جناب سپیکر</u>: Six months بہت بڑا ٹائم ہے جی۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت</u>: سر، زیادہ نہیں ہے کیونکہ Day to day six months Sir ہمارے جو Bureaucratic process ہے۔ وہ اتنا ٹائم سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کہتے ہیں کہ .Six months, hundred and eighty days

<u>معاون خصوصی برائے صنعت</u>: جی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میری گزارش یہ ہے کہ محکمے نے رولز اتنے زیادہ نہیں بنائے کیونکہ انہوں نے بڑا اچھا اور بڑا بہترین قسم کا 120 days کے لئے انہوں نے باقاعدہ رجسٹریشن ٹائم رکھا ہوا ہے، پھر Environment کے لئے انہوں باقاعدہ جو رجسٹرڈ جو Applicants ہیں، اس کے لئے بھی Time frame رکھا ہوا ہے اور سارے 120 دن اس کے ارد گرد گھوم رہے ہیں، میں کہتا ہوں آپ والی بات ہے کہ سر، ہم کیوں وہ لعنت اپنے اوپر لیں جو کل کوئی کام نہ کرے۔

جناب سپیکر: اس کو120 دن کر دیں، میرا خیال ہے وہ دونوں ایک،ان کی رجسٹریشن کے لئے بھی120 دن ہیں تو 120دن کے اندر یہ اپنے رولز بھیFrame کریں ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر،اپنےRules frame کریں،اس کے بعد دیکھیں لوگ اکثر جائیں گے عدالتوں میں اور آپ کے رولز نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: اور یہ کیسے رجسٹریشن کریں گے یہ؟

معاون خصوصی برائے صنعت: چلیں ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اور پھر اگر ان کے رولز نہیں ہیں تو رجسٹریشن کیسے کریں گے یہ؟

جناب احمد کنڈی: چار مہینےIt`s fine Sir, agreed چار Months.

معاون خصوصی برائے صنعت: سر،آپ نے120 کہہ دیا۔

جناب سپیکر: 120دن۔

جناب احمد کنڈی: ہاں،.Four months

معاون خصوصی برائے صنعت: سر، درمیانی بات ہو گئی،چلیں .Okay Sir

جناب سپیکر: توAmended amendment آپMove کردیں سر،آپMove کردیں ناں دوبارہ۔

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in clause 18, after the word ‘rules’ the words, bracket and figures “within (120) days” may be inserted. Thank you Sir.

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the amended clause 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the amended clause 18 may stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بھٹہ خشت کی رجسٹریشن مجریہ 2024 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, ‘Passage Stage’: The Special Assistant to CM, for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick Kilns Bill, 2024 may be passed. The Special Assistant to CM, for Industries, please.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت) On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa اینٹ بھٹوں کی رجسٹریشن بل مجریہ 2024 کو پاس کرنے کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Brick kilns Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Bill is passed.

جناب، اب آتے ہیں جنرل ڈسکشن کی طرف۔ 16 دسمبر 1971 سقوط ڈھاکہ اور 16 دسمبر اے پی ایس، یہ دو اہم واقعات ہوئے اور دونوں ہماری تاریخ پہ بڑے سوالات اور نشانات چھوڑ کر گئے۔ احمد کنڈی صاحب! پہلے آپ بات کریں گے اس پہ یا نثار باز کریں گے؟ نثار باز کا مائیک On کریں۔

آرمی پبلک سکول اور سقوط مشرقی پاکستان کے سانحات پر بحث

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، څنګه چې تاسو ذکر وکړو، نن هغه توره ورځ ده 16 دسمبر 2014 چې په تاریخ کښې که انسانی تاریخ راواخلو د ټولو نه لوئے کافر او لوئے ظالم بادشاه فرعون د ماشومانوں قاتل پاتې شوے دے او بیا دغه واقعه چې په 2014 کښې په 16 دسمبر باندې راغلله د اے پی ایس سکول او د دوه سو نه زیات ماشومان پکښې چې کوم دے په بیدردئ سره شهدان کړلې شو، ډیره افسوسناک واقعه وه۔ چونکه زه پخپله د پشاور یونیورسټئ سټوډنټ ووم، د دې نه مخکښې چې زه په دغه باندې تفصیلی خبره اوکړم، نو د ټول هاؤس نه به مې دا درخواسټ وی، سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نثار باز صاحب۔

جناب محمد نثار: چې د هغه ماشومانو د پاره یو اجتماعی دعا اوغواړو۔

جناب سپیکر: نثار باز صاحب، نثار باز، اس طرح کرتے ہیں کہ۔۔۔۔

جناب محمد نثار: د شهداء د پاره۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں، اذان کس وقت ہوتی ہے؟ پانچ منٹ ہیں، ابھی ہم دعا کر لیتے ہیں اے پی ایس کے شہداء کے لئے بھی۔

جناب محمد نثار: جی جی۔

جناب سپیکر: اور جو ہمارے بہن بھائی وہاں شہید ہوئے، ان کے لئے بھی۔

جناب محمد نثار: ٹھیک ہے جی۔

جناب احمد کنڈی: مشرقی پاکستان والوں کے لئے بھی دعا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی جی، مشرقی پاکستان والوں کے لئے بھی، تو قادری صاحب! دعا فرمائیں جی۔

(اس مرحلہ پر آرمی پبلک سکول اور سقوط مشرقی پاکستان کے شہداء کے لئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: اب وقفہ لیتے ہیں، نماز کے بعد ان شاءاللہ تعالیٰ پھر واپس آکر دوبارہ کریں گے۔

(عصر کی اذان)

(کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی نثار باز صاحب۔

جناب محمد نثار: شکریه جناب سپیکر صاحب، څنګه چې مونږ ذکر او کړلو 16 د سمبر 2014 د پاکستان په تاریخ کښې نه بلکه د دنیا په تاریخ کښې یوتوره ورځ ده او په دغه ورځ باندې د دغه ماشومانو لاشونه مونږ په خپلو لاسو کښې اوچت کړی وو، مونږ د پشاور یونیورسټۍ سټوډنټان وو او چې کله دا نیوز په سوشل میډیا باندې راغلو، په میډیا باندې راغلو نو مونږ د هغه ځائې نه د Blood د پاره راراوان شو، دلته ایل آر ایچ ته راغلو، د ایل آر ایچ نه پس بیا سی ایم ایچ ته لاړو، یو توره ورځ وه او دغه ماشومان چې کوم راچلیدل اوراؤړل ئې او مونږ د ګاډو نه او د ایمبولینسو نه راکوزول، د هغو د میندو، د والدینو حالات زمونږ مخې ته دی چې خپل بچې ئې په وینو کښې خړپیدل او دوئ لیدل، ډیر لوئے ظلم او بربریت شوے وو، زه هغه ټولو ګلالو ماشومانو ته د خراج عقیدت پیرزونې وړاندې کوم او د هغوی والدینو ته د هغوی خاندانو ته لاس په دعا یو چې خدائے پاک هغوی ته صبر جمیل ورکړی۔ جناب سپیکر صاحب، واقعه اوشوله او ډیره بده پیښه اوشوله او انتهائی ظلم او بربریت اوشو، د ریاست د طرف نه چې کوم دے ټول ګوندیز کانفرنس رااوغښتلے شو چې په هغې کښې د ملټری او د اسټیبلشمنټ هم نمائندګان ناست وو او یو پلان تیار شو چې هغه نیشنل ایکشن پلان وئیلے کیږی، بیس بائیس نکات وو خو لسم کال دے چې د ریاست له خوانه په هغه نیشنل ایکشن پلان باندې تراوسه پورې عمل درآمد او نه کړلے شو۔ بنیادی سوال دا دے جناب سپیکر صاحب، په دغه واقعه کښې چې کوم کردارونه ملوث وو، کوم خلق چې قاتلان وو، هغه قاتلان تراوسه پورې دې اولس ته او د پاکستان دې ټول عوامو ته وړاندې نه کړلے شو، دا ډیره د افسوس خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو به هم کتلې وی او مونږ هم کتلې دی چې د یو مور چې د هغې ګلالے ماشوم په دغه واقعه کښې شهید شوے وو، د یو ملټری آفیسر نه تپوس کوی، یو جرنیل نه تپوس کوی چې زما بچے خو ما سکول ته لیږلے وو، دا چا اووژلو، د دې قاتل څوک دے؟ ماته انصاف راکړه، نو د هغه جرنیل صاحب جواب څه دے؟ جناب سپیکر صاحب، د هغه جواب ورته دا وو جی، ډیر غیر مهذب الفاظ استعمال کړی وو، چې خیر دے نور بچې به راؤړې، نو پښتانه به د ریاست جنګی اقتصاد له بچې راؤړی چې دوئ پرې خپل جنګی اقتصاد او چلوی او دې واقعې ته نوم ورکړو، وئیل ئې داCollateral damage شوے دے، د تیرو څلویښت پینځه څلویښت کالونه پښتانه د پاکستان د ریاست د پاره د Collateral damage د پاره په دې ریاست کښې ژوند تیروی او جوډیشل کمیشن جوړ شوے د دې د پاره وو چې تحقیقات اوکړلې شی، هغه جوډیشل کمیشن خپل رپورټ فائنل کړلو خو د نن ورځې پورې هغه والدین، د شهداء فیملیز او د دې وطن هر باشعور او باضمیر پښتون دا تپوس

کوی چې هغه رپورټ ولې پبلک نه کړلے شو؟ نن هم د هغه ماشومانو د والدینو دا مطالبه ده، که چرته داسې قسمه واقعات د دنیا په نورو ملکونو کښې شوی وے نو چې کوم کوم کردارونه پکښې ملوث وو، هغه کردارونه به د همیشه همیشه د پاره ختم کړلی شوې وو خو د بده مرغه په دې ریاست کښې د دغه ماشومانو والدینو ته تراوسه پورې انصاف ملاؤ نه شو، نن هم هغوی د انصاف منتظر دی۔ جناب سپیکر صاحب، حالات بدل نه دی، که د 2014ء واقعه وه او که Onward اوسه پورې کوم حالات راروان دی، په خصوصی توګه په پختونخوا وطن کښې هم هغه شان بدامنی روانه ده، د ریاست له خوا د پراونشل ګورنمنټ او د فیډرل ګورنمنټ له خوا په دې باندې مکمل خاموشی ده، اولسونو له تحفظ ورکول دا د حکومتونو Responsibility وی، دا د هغوی فرض وی او بیا چې د دې د پاره په دې ریاست کښې کومې ادارې دی، دا د هغې ادارو فرض اولین دے چې پښتنو ته بلکه د پاکستان هر شهری له تحفظ ورکړی۔ تاسو به ګورئ چې په تیراه کښې، په باجوړ کښې، په کرم کښې او وزیریستان کښې ورځ تر بله هغه شان هدفی وژنې هم روانې دی او خلق چې کوم دے Terror کیږی، د همګئی ورته ملاویږی خو دې ریاست د خوا دغه خلقو ته تحفظ نه ورکول کیږی۔ زه خپله خبره مختصر کوم جناب سپیکر صاحب، چونکه په نننئی ورځ باندې دغه بده پیښه شوې وه، صرف په دغه باندې ما خبره کول غوښتل، پولیټیکل خبره کول نه غواړم خو د عوامی نیشنل پارټئی دا Stance دے او دا مطالبه ده چې د اے پی ایس ماشومان چې کوم شهیدان کړلې شوی وو، د هغوی خاندانونو ته دې دا ریاست انصاف ورکړی او د هغې دا پاره چې کوم تحریک د هغوی والدینو شروع کړے وو، د هغې سره مونږ اوګه په اوګه ولاړ یو او دې ریاست پاکستان نه دا مطالبه کوؤ، فلور آف دی هاؤس ئې کوؤ چې د دغه ماشومانو قاتلان دې ګرفتار کړلې شی او دوئ ته دې سزا ورکړلې شی او کومه ګرفتاری چې شوې وه او دوئ اوویل چې دغه کردارونه پکښې ملوث دی، هغوی ته چې کومه دوئ Safe لاره ورکړې ده نو دې نه دا صاف ظاهریږی چې ریاست په دې وطن کښې اولسونو ته تحفظ نه ورکول غواړی او خپل جنګی اقتصاد چې د دې نه ئې روزګار جوړ کړے دے، هغې ته دوام ورکول غواړی۔ ډیره زیاته مهربانی، ډیره زیاته مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> رنگیز خان۔

<u>جناب رنگیز احمد (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، نثار باز خان نے تفصیل کے ساتھ اے پی ایس کے واقعے کا ذکر کیا اور آپ نے بھی اے پی ایس اور سقوط ڈھاکہ کا ذکر کیا، ہماری تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ڈی چوک کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے تاریخ پر نظر دوڑائیں تو یہاں ظلم،

جبر اور بربریت کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ گنتی میں نہیں آ سکتے، فرعون کا دور تھا یا اے پی ایس کا واقعہ، نثار باز خان نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> قادری صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ:</u> اے پی ایس کے جوڈیشل کمیشن کی بات کی، یہاں بہت سارے کمیشنز بنے تمام واقعات پہ لیکن کوئی رپورٹ آج تک پبلک نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قوتیں نہیں چاہتیں کہ جو لوگ ان تمام واقعات میں ملوث ہوتے ہیں وہ اس قوم پہ آشکارہ ہو جائیں۔ ہمارا یہ خطہ پچھلے چالیس سال سے زیادہ عرصے سے جنگ کی حالت میں ہے، Russian war ہو یا American war ہو یا آج کل دنیا میں جتنی بھی جنگیں ہوتی ہیں، تو جتنا بھی ظالم سے ظالم دشمن ہوتا ہے وہ کم از کم اس طرح نہیں کرتا کہ وہ کسی کی بیٹی بہن کو اٹھائے اور ویڈیو کال کر کے بتائے آپ کو کہ یہ آپ کی بہن، آپ کی بیٹی یہ ہمارے پاس ہے، آپ اس ترمیم کے لئے ووٹ دیتے ہیں یا نہیں، آپ پارٹی چھوڑتے ہیں یا نہیں؟ اس کو بے عزت کرتے ہیں، اس طرح کمینی حرکت دنیا کی تاریخ میں ہم نے نہیں دیکھی۔ اس ملک میں اپنے عوام کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے، ڈی چوک کا قتل عام وہ ظلم و بربریت کی انتہا تھی لیکن اس سے زیادہ ظلم و بربریت یہ ہے کہ آپ لوگوں کو گولیاں بھی ماریں اور ان کی لاشوں کو بھی چھپائیں، لواحقین کو لاشیں بھی نہ دیں، تو یہ ظلم کی انتہا ہے اس ملک میں، اب تو زمانہ بدل گیا، دنیا بدل گئی ہے، پہلے 75، 76 سال سے یہ واقعات تو ہوتے رہے لیکن پوری قوم کو اس کا پتہ نہیں چلتا تھا، آج یہ وہی حرکتیں کر رہے ہیں لیکن جب پوری قوم کو یہ Expose ہو گئے تو کھلم کھلا قوم کے ساتھ جنگ انہوں نے مول لی ہے، کھلم کھلا قوم کے ساتھ جنگ پہ آئے ہوئے ہیں اور اب ہر قسم کا ظلم و بربریت کر رہے ہیں، ان سے قوم کی نفرت کی انتہا ہو گئی ہے لیکن یہ پھر بھی ٹی وی چینل پہ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہاں پہ لوگ قتل ہوئے ہیں؟ کہاں ہیں ان کی لاشیں؟ کہاں کوئی مرا ہوا ہے؟ تو میں سوچتا ہوں کہ ابھی بھی ان کو عقل نہیں ہے، ان کو ادراک نہیں ہے اس کا کہ یہ دنیا پرانی دنیا نہیں رہی، یہ سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے، ساری دنیا کو پتہ ہے، انٹرنیشنل میڈیا نے ویڈیوز چلائی ہیں، رپورٹس چلائی ہیں انہوں نے کہ یہ قتل عام ہوا ہے اور سینکڑوں لوگ فوت ہوئے ہیں لیکن جو لاشیں چھپائی گئی ہیں، وہ پھر زخموں پہ نمک پاشی کے مترادف ہے، کم از کم اپنے پیاروں کی لاشیں اگر لواحقین کو مل جاتیں تو وہ دفن کرتے، تو ان کا کبھی نہ کبھی ان کو چین آ جاتا لیکن جو Missing persons کے نام پہ جن لوگوں کی لاشیں انہوں نے چھپائی ہوئی ہیں تو جب تک لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا کہ ان کے پیارے وہ شہید ہوئے ہیں یا وہ تھانوں میں ہیں یا وہ ان کی حراست میں ہیں؟ تب تک ان کو چین نہیں آئے گا، ان کی زندگی اجیرن رہے گی۔ تو جناب سپیکر، میں مطالبہ کرتا ہوں اس فورم سے کہ جتنی بھی انہوں نے لاشیں چھپائی ہیں، خدارا کم از کم لواحقین کو وہ لاشیں دے دیں تاکہ وہ اپنے پیاروں کو دفنا سکیں اور قوم کو بھی پتہ چلے کہ کتنے لوگ انہوں نے مارے ہیں۔ جناب سپیکر، میں خود پولی کلینک ہاسپیٹل گیا تھا، چار لاشیں اور چار پانچ زخمیوں کو بیڈوں کے اوپر میں نے خود وہاں دیکھے ہیں، میں نے ایک ایک لاش سے کفن اٹھا کر ان کو دیکھا ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کو گولی لگی تھی میرے حلقے کے، میں اس کو ڈھونڈ رہا تھا، اللہ کا شکر ہے کہ وہ شہید

نہیں ہوا تھا، وہ زخمی تھا اور وہ اس ہاسپیٹل سے، پولی کلینک سے صوابی باچا خان ہاسپیٹل میں ریفر ہوا، وہاں پہ اس کا علاج نہیں ہوا، تو آج وہ ایل آر ایچ ہسپتال میں ریفر ہوا ہے اور ابھی تک اس کا علاج ہو رہا ہے، تو میں نے خود اس ہاسپیٹل میں لاشیں بھی دیکھیں اور زخمیوں کو بھی دیکھا لیکن یہ بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہیں، حکومتی لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ کہاں ہیں لاشیں، کہاں پہ گولی لگی ہے؟ کوئی گولی نہیں چلی حالانکہ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ یہ ظلم و بربریت ہوئی ہے، تو یہ اسی لئے پورا پاکستان اب پوچھتا ہے اور یہ اب ایک دوسرے کے اوپر الزام لگاتے ہیں، یہ پولیس والوں کو کہتے ہیں کہ آپ قبول کریں کہ ہم نے فائرنگ کی ہے، پولیس والے کہتے ہیں کہ نہیں آپ نے کی ہے، آپ قبول کریں اور اب تو وزیر اعظم نے بھی گواہی دی ہے سپہ سالار کے اوپر کہ انہوں نے اس پورے جو وہاں پہ جلوس تھا، جو لوگ آئے ہوئے تھے، ان کو سپہ سالار نے وہ جگہ کلیئر کی اور اس نے ہماری مدد کی، تو یہ ایک طرح کے وزیر اعظم کی گواہی ہے کہ جتنے بھی لوگ مارے گئے، یہ سپہ سالار کے حکم پہ مارے گئے اور یہ وزیر اعظم کی ڈیمانڈ پہ مارے گئے، اسی لئے پوری قوم اب پوچھتی ہے کہ گولی کیوں چلائی؟ اور یہ جواب آپ کو دینا پڑے گا کہ آپ نے گولی کیوں چلائی؟ (تالیاں) یہ بھولنے والی بات نہیں ہے، یہ ان شاءاللہ بھولیں گے ہم بھی نہیں، اور جب بھی یہ حالات چینج ہوں گے، تو میں اپنی پارٹی سے اور ان شاءاللہ جب مرکز میں حکومت آئے گی تو میں مطالبہ کروں گا کہ یہ جو ڈیڑھ سال سے ظلم ہو رہا ہے، جبر ہو رہا ہے طرح طرح کے، تو اس کے لئے باقاعدہ ایک میوزیم بنے گا اس ملک میں اور جو اوزار انہوں نے استعمال کئے، جو انہوں نے ظلم اور جبر کیا، جتنے لوگوں کو مارا، ان میں جتنے لوگ زخمی ہوئے، جتنے لوگ بے گناہ انہوں نے جیلوں میں ڈالا، ان سب کی لسٹیں وہاں پہ آویزاں کریں گے اور پوری قوم کو بلائیں گے، جس طرح یہ وہاں پہ جناح ہاؤس میں لوگوں کو لے جا کر بتاتے ہیں کہ یہ انہوں نے ظلم کیا ہوا ہے، حالانکہ وہ انہوں نے خود کیا تھا، تو اسی طرح ہم باقاعدہ ایک میوزیم قائم کریں گے، ان کے ظلم کی داستانیں آئندہ نسلوں کو بھی ان شاءاللہ بتائیں گے۔ تو میں اس فورم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ خدارا جو Missing persons ہیں، وہ اگر جیلوں میں ہیں یا آپ کی Custody میں ہیں، وہ بھی بتادیں اور جتنی لاشیں آپ نے چھپائی ہیں وہ اپنے پیاروں کو دے دیں تاکہ وہ ان کو دفنا سکیں اور ان کو دل کا چین آئے۔ بہت بہت شکریہ جی، السلام و علیکم۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب، طارق سعید صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، جی طارق سعید صاحب۔

<u>جناب طارق سعید</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی صوبائی حکومت وزارت محکمہ داخلہ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع اور خصوصاً ضلع لکی مروت میں آئے روز ڈاکے اور قتل و غارت کی وجہ سے امن وامان کی صورت حال انتہائی ابتر ہو چکی ہے اور وہاں کے عوام کا جینا محال ہو گیا ہے اور لوگ اپنے گھروں کے اندر بھی محفوظ نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے عوام میں بہت زیادہ بے چینی پائی جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 16 دسمبر کے حوالے سے اپوزیشن ممبران صاحبان نے بھی باتیں کی ہیں اور یقیناً سقوط ڈھاکہ اور اے پی ایس کا جو واقعہ ہوا تھا، یہ ہمارے ملک کی تاریخ میں بدترین دو سانحے تھے، ایک پاکستان دو حصوں میں بٹ گیا اور

دوسرا ہمارے کے پی کے جو معصوم بچے تھے، ہمارے کے پی کے جو جوان تھے، وہ شہید ہوئے اور یہ ایک بہت ہی بڑا اور انسانیت سوز سانحہ تھا۔ جناب سپیکر صاحب، وہ تو سانحے تھے گزر گئے، میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، آخر ہم کدھر جا رہے ہیں، آخر کب تک ہم یہ لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟ آپ کے علم میں ہوگا کہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع ابھی No go areas بنتے جا رہے ہیں، ہر روز وہاں پر پولیس فورسز وہ Strike کر رہی ہیں کہ ہماری جان و مال محفوظ نہیں ہے، لہذا سپیکر صاحب، آپ سے اور اس معزز ایوان سے میرا یہ مطالبہ بھی ہے کہ اس ایوان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کے تدارک کے لئے اور اس خیبر پختونخوا میں جو قتل و غارت اور جو یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن رہا ہے، اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی کے Through یہ مسئلہ حل کیا جائے ورنہ خدانخواستہ سپیکر صاحب، آج یہ بات ساؤتھ، لکی مروت، ٹانک، ڈی آئی خان، بنوں میں آئی ہوئی ہے تو کل شاید یہ پشاور تک بھی پہنچ جائے اور اس کے بعد خدانخواستہ یہ اسلام آباد تک بھی یہ دہشت گرد اور یہ لوگ پہنچ جائیں۔ تو لہذا میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب احمد کنڈی۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ سپیکر صاحب، آج ایک تاریخی اور دردناک دن ہے جس کے اوپر آپ جن واقعات کے اوپر بحث کر رہے ہیں، ہمارے Collogues، چاہے وہ سقوط ڈھاکہ ہو، چاہے وہ آرمی پبلک سکول میں جو ہمارے بچوں نے، اساتذہ نے، ان کے والدین نے جو قربانی دی اور دہشت گردی کی لپیٹ میں آئے، یہ دسمبر کا مہینہ سپیکر صاحب، پاکستان کی تاریخ میں بہت ہی ہولناک اور دردناک ہے، 27 دسمبر کو بھی اس ملک کی پہلی منتخب وزیراعظم، خاتون وزیراعظم جو کہ گیارہویں اور تیرہویں وزیراعظم تھیں جس کو "دختر مشرق" کہا جاتا تھا، مسلح افراد کے ہاتھوں کا نشانہ بنی اور 27 دسمبر کو شہید ہوئیں، تو دسمبر کے مہینوں میں جو تین واقعات ہیں، ان کے اوپر Collogues نے روشنی ڈالی ہے، اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے اور Way forward کیا ہے؟ جناب سپیکر، سقوط ڈھاکہ کے اوپر بڑی مفصل بات ہو سکتی ہے، کوئی اس کو سیاسی تناظر میں دیکھتا ہے، کوئی اس کو معاشی تناظر میں دیکھتا ہے، میں صرف کچھ لمحات آپ کے قیمتی لوں گا جس میں تو صرف اتنا کہوں گا کہ یہ اس کا تو Climax 71 میں تھا لیکن 47 سے لے کر 71 تک ہم نے جو عدم مساوات کی ریت رکھی تھی، معاشی ناانصافیوں کی جو بنیادیں رکھی تھیں، جمہوری آوازوں کو قلع قمع کرنے کا جو رواج تھا، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جناب سپیکر، میں ایک دن تاریخ پڑھ رہا تھا، عدلیہ کی 1949 میں ہم نے فیڈرل کورٹ بنائی، 1949 سے لے کر 1970 تک 69ء تک اکیس سال ہم نے گزارے اور ان بیس اکیس سال میں ساڑھے اٹھارہ سال مغربی پاکستان کے چیف جسٹس رہے جن میں عبدالرشید تھے، منیر تھے اور اے آر کارنیلیس تھے، کم و بیش ان بیس سالوں میں سال سے بھی کم ہم نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کو بٹھایا، جب بھی ان کی باری آتی تھی یا تو کوئی سازش ہوتی تھی یا کوئی ناانصافی کے ذریعہ ہم ان کو اس منصب پہ بٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ جناب سپیکر، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ جب آپ وسائل کی تقسیم مساوات کی بنیاد پہ نہیں کریں گے تو کبھی بھی آپ کی جو Welfare State کا خواب جو بانیان پاکستان نے دیکھا تھا، وہ کبھی بھی

پورا نہیں ہو گا، چاہے وہ بنگال ہو، چاہے وہ موجودہ پاکستان ہو۔ جناب سپیکر، ہم نے اس ریاست کی جو بنیادیں رکھی ہیں، اس کا اگر آپ نچوڑ پکڑ لیں تو ہم کہتے ہیں کہ بھئی! جو اس ریاست کا جو اقتدار اور اختیار ہو گا وہ Chosen representatives کے پاس ہو گا، آزاد عدلیہ کا خواب ہو گا، جو Depressed اور Marginalized قومیں ہیں، ان کو ہم اپنے At par لائیں گے اور ان تمام باتوں کا مقصد اس میں بنیادی حقوق کی ضمانت ہو گی، تمام کا مقصد کیا ہو گا؟ تمام کا مقصد یہ ہو گا تاکہ اہل پاکستان فلاح و بہبود حاصل کر سکیں اور اقوام عالم کی صف میں ایک جائز اور ممتاز مقام حاصل کر سکیں تاکہ وہ بین الاقوامی امن میں اور انسانیت کی خوشحالی اور ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں، یہ ہمارا نچوڑ ہے اس ریاست کا جو بانیان پاکستان نے جس کا خواب دیکھا تھا۔ تو آج بتائیں ان واقعات کے بعد جس طرح آرمی پبلک سکول کا ہوا یا 27 دسمبر کو جس طرح ایک منتخب وزیر اعظم کو اس ملک میں شہید کیا گیا، کیا ہم اس خواب کے نزدیک جا رہے ہیں؟ آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہوا جناب سپیکر، اس میں تمام سیاسی جماعتوں نے، تمام اداروں نے بیٹھ کر ایک فیصلہ کیا تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ہم ایک نیشنل ایکشن پلان بنائیں گے اور اس نیشنل ایکشن پلان کے اوپر عمل درآمد ہو گا اور مسلح لوگوں سے نہ بات چیت ہو گی اور نہ ہی ان کے ساتھ اس ریاست میں ان کے لئے کوئی Space ہو گا۔ آج مجھے بتائیں، دس سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا، اس نیشنل ایکشن پلان پہ میں تو آپ کو تجویز دوں گا کہ آئیں اس ہاؤس میں Truth and Reconciliation Commission بناتے ہیں، سچائی اور مفاہمت کی بنیاد پہ ایک رپورٹ پیش کرتے ہیں، جو مسلح لوگوں کے خلاف جو عزم ہم نے کیا تھا، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ جناب سپیکر، جنگوں میں جنگ عظیم جب بھی ہوئی، ان میں بچوں یا عورتوں کا خیال رکھا جاتا تھا، اس ریاست میں ان بچوں اور عورتوں کے خلاف جو تشدد ہوا، آپ کے سامنے اور آپ کا شہر لہولہان ہوا اور ہر سیاسی کارکن اس پہ افسردہ ہے اور تمام سیاسی جماعتوں نے بیٹھ کر نیشنل ایکشن پلان بنایا تھا، آج مجھے بتائیں وہ جذباتی پلان تو تھا لیکن عمل درآمد کیا ہوا؟ آج میرے Colleagues سوال کرتے ہیں کہ گولی کیوں چلی؟ میں تو قادری صاحب سے بھی گلہ مند ہوں کہ دعاؤں میں اکثر یہ ڈی چوک یاد کرتے ہیں لیکن کرم کے شہیدوں کو اکثر بھول جاتے ہیں، خدارا میں تو اس بات پہ بھی ہوں کہ بھئی:

کب اشک بہانے سے کٹی ہے شب ہجراں!
کب کوئی بلا صرف دعاؤں سے ٹلی ہے!
دو حق و صداقت کی شہادت سر مقتل
اٹھو! کہ یہی وقت کا فرمان جلی ہے!

جناب سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کب تک ہم دعاؤں پر گزارہ چلائیں گے؟ کارکردگی جب تک نہیں ہو گی، جب تک سچ نہیں کہیں گے، جب تک بیٹھیں گے نہیں، تب تک یہ ریاست کا اندھا تشدد ختم نہیں ہو سکتا۔ سوال تو ہمارا یہ بنتا ہے، یہ کہتے ہیں گولی کیوں چلی؟ ہم سوال کرتے ہیں مسلح لوگوں کو کیوں لایا گیا؟ اور کس نے لایا، میں کسی Point scoring کے لئے نہیں کہتا، ہمیں اس سوال کا جواب چاہیئے کہ اس ہاؤس میں مسلح لوگوں

کو کیوں لایا گیا؟ آج یہ میڈیا بھی سن رہا ہے اور یہ سارے Colleagues بھی بیٹھے ہوئے ہیں، کون لایا؟ جو بھی لایا اس کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیئے، جب ہمارے بچوں نے قربانیاں دیں، ہماری مستورات اساتذہ نے قربانیاں دیں، ان کے والدین آج تک ہوش نہیں سنبھال سکے جناب سپیکر، جن کے لئے ہم نے نیشنل ایکشن پلان بنایا تھا، تو ہم آج پوچھتے ہیں، یہی صوبائی حکومت تھی، مرکز میں بھی حکومت تھی جب یہاں پہ چند اشخاص اداروں سے بالاتر ہو کر مسلح لوگوں سے مذاکرات کرنے بارڈر سے پار گئے اور ان کو یقین دہانیاں دے کر یہاں پہ لایا گیا، آج طارق سعید بھائی جو بات کر رہے ہیں، جنوبی اضلاع میں کیا ہو رہا ہے؟ کس سے ڈھکا چھپا ہے؟ سوال وہی ہے، مسلح افراد کو کیوں لایا گیا؟ اس کا جواب چاہیئے ہمیں سپیکر صاحب، یہ وہی واقعات ہیں، چاہے آپ 27 دسمبر اٹھائیں، چاہے آپ 16 دسمبر اٹھائیں، اس سوال کا جواب جب تک نہیں ملے گا اس ریاست کی پٹڑی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور ہم آج کھلے دل سے کہتے ہیں کہ آئیں اس ایوان میں بیٹھتے ہیں اور Truth and Reconciliation Commission بناتے ہیں اور اس میں ایک رپورٹ کرتے ہیں جو بھی شخص ہے، چاہے وہ میرا قریبی ہے، چاہے وہ آپ کا قریبی ہے، اگر اس نے مسلح لوگوں کی خیر خواہی کی ہے اور ریاست سے بالاتر ہو کر فیصلے کئے تو اس کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیئے، تب جا کر یہ ریاست Welfare State بن سکتی ہے Otherwise ہم جتنی بھی دعائیں کر لیں، جتنے بھی اشک بہالیں، اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلنا۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ ہمیشہ ہماری رائے کو محترم سمجھتے ہیں، احترام دیتے ہیں، میں آج پھر اسی سوال کے اوپر اپنی رائے چھوڑ رہا ہوں اور تمام Colleagues کے لئے کہ مسلح افراد کو اس صوبے میں کیوں آباد کیا گیا اور کیوں لایا گیا؟ اس کا جواب چاہیئے، ہمیں نیشنل ایکشن پلان کے اوپر عمل درآمد کرنا ہو گا جو 2014 میں تمام سیاسی جماعتوں نے اور تمام اداروں نے فیصلہ کیا تھا، تب جا کر اس دہشت گردی اور انتہا پسندی سے ہماری جان چھوٹ سکتی ہے اور جناب سپیکر، میری آخر میں یہ گزارش ہو گی کہ سیاسی کارکن سپیکر صاحب، کبھی بھی مسلح ہو کر بات نہیں کرتے، سیاسی کارکن ہمیشہ صبر کی بات کرتے ہیں، جدوجہد کی بات کرتے ہیں اور ہمیشہ آئین اور قانون کی بات کرتے ہیں لیکن آج کل ہم دیکھ رہے ہیں، جس طریقے سے ریاست کے اوپر چڑھائی کی جاتی ہے، ہم ان کے شہیدوں پر افسوس کرتے ہیں، پہلے دن کہا تھا ڈی چوک کے شہیدوں سے، ان ینجرز سے بھی افسوس کرتے ہیں جو شہید ہوئے لیکن جس طریقے سے جناب سپیکر، یہ لوگ اپنی جدوجہد کر رہے ہیں، ان کو بھی اس کے اوپر نظر ثانی کرنا پڑے گی اور آخر میں پھر وہی سوال کہ مسلح لوگوں کو کیوں لایا گیا اس صوبے میں؟ جب تک اس کا جواب یہ ایوان نہیں دے گا، تب تک امن نہیں آ سکتا۔ طارق سعید صاحب نے جو بات کی ہے، جنوبی اضلاع اس کا بھی اسی سوال سے آج ہمارے پولیس والے شہادتیں دے رہے ہیں، ہماری پاک فوج شہادتیں دے رہی ہے، ہمارے سیاسی کارکن شہید ہو رہے ہیں، انہی باتوں کی بنیاد پہ جس پہ آج میں سوال چھوڑ کر اس ایوان میں جا رہا ہوں کہ جن لوگوں نے بھی ان مسلح افراد کو لایا ان کو کیفر کردار پہ پہنچانا پڑے گا، چاہے وہ سیاسی جماعت ہو، چاہے وہ کسی ادارے کا افسر ہو، چاہے وہ کسی بھی منصب پہ بیٹھا ہو جناب سپیکر، تب تک اس ریاست میں امن نہیں آ سکتا۔ میں آخر میں آپ کا بے

حد مشکور اور ممنون ہوں جو آپ نے مجھ ناچیز کو یہ موقع دیا کہ میں اپنی رائے پیش کروں۔ میں آخر میں اتنا ہی کہوں گا، پاکستان زندہ باد، خیبر پختونخوا پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جناب منیر حسین لغمانی صاحب۔

جناب منیر حسین: شکریہ جناب سپیکر، 16 دسمبر کے واقعات خواہ وہ سقوط ڈھاکہ ہو یا آرمی پبلک سکول کا واقعہ، اس پہ دورائے نہیں ہیں کہ یہ انتہائی افسوسناک واقعات ہیں، میں ابھی بیٹھا یہاں سوچ رہا تھا کہ سقوط ڈھاکہ 1971 میں ہوا، اس وقت میری عمر سات سال تھی اور آج میری عمر 62 years ہے اور Round about یہ 54 سال سے ہم یہ قصہ سن رہے ہیں اور وہ ایک فارسی کا شاعر تھا، اس نے کہا تھا کہ:

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را

اگر تو اپنے سینے کے زخم تازہ رکھنا چاہتا ہے تو اس پرانے قصے کو بار بار دہراتا جا، تو یہی ہمارا اس قوم کا بھی یہ حال ہے کہ ہم اپنے اس زخم کو تازہ تو رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس بارے میں ہم نے نہیں سوچا کہ یہ زخم کیوں آیا اور اس کا تدارک کیا ہو سکتا ہے؟ میرے بھائی کنڈی صاحب نے بات کی کہ اس میں عدم مساوات تھی، اس میں معاشی حالات تھے، اس میں عدم مساوات تھی لیکن معذرت کے ساتھ کنڈی صاحب! اس میں اس سے بھی بڑی بات سیاسی وہ سیاسی واقعات تھے کہ 1971 میں وہ مینڈیٹ جو مشرقی پاکستان کے عوام کو دیا گیا، وہ مینڈیٹ انہیں نہ ملا اور آج 2024 میں ہم نے پھر وہی تاریخ دہرا دی، پھر وہی تاریخ دہرا دی کہ آج مینڈیٹ پی ٹی آئی کا تھا جو ان سے چرا لیا گیا، تو اس پہ ذرا غور سے سوچنا چاہیئے کہ 1971 میں مینڈیٹ تسلیم نہ کرنے کے کیا نتائج ہوئے اور 2024 میں ہم مینڈیٹ چوری کر کے کس طرف جا رہے ہیں؟ جہاں تک اسلام آباد واقعہ کا تعلق ہے، میں پھر اپنے بھائی سے معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ہم عینی شاہد ہیں میرے بھائی، میں خود ادھر موجود تھا، ہمارے ساتھ کوئی مسلح شخص نہیں تھا، نہتے کارکن تھے، نہتے کارکن تھے اور ان پہ Lights off کر کے حملہ کیا گیا، گولیاں برسائی گئیں، شیلز برسائے گئے اور آج پھر وہی بات ہے، پھر وہی بات ہے کہ آج آئین جو حقوق دیتا ہے، آئین یہ حق دیتا ہے کہ ہم پرامن احتجاج کر سکتے ہیں، ہمارا جلوس، ہمارا Protest پرامن تھا، ہم نے کوئی یعنی آپ یقین جانیں جہاں پہ ایک گملا تک نہیں ٹوٹا تو مسلح ہونے کی بات تو بہت دور کی ہے، بہر حال جناب سپیکر، ان ساری باتوں پہ میں دو تین دن پہلے ایک سکول میں، سکول کا فنکشن تھا اس میں گیا، وہاں پہ ایک ننھی بچی نے اپنی تقریر میں ایک شعر اس نے پڑھا، وہ شعر تھا کہ:

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا

اپنے حصے کی شمع جلاتے جاتے

میں نے اس بچی سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کا یہ پیغام اپنے ہاؤس کے معزز ممبران کے سامنے رکھوں گا، میں یہ چاہ رہا تھا کہ قائد حزب اختلاف بھی آج یہاں موجود ہوتے، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں جناب کنڈی صاحب، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ اس ملک میں کبھی جمہوریت نہیں رہی اور اصل حکمرانی کسی اور طاقت کی رہی ہے، تو آیئے

آ ئیے "گزشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط" آ ئیے اس ظلمت شب کا شکوہ کرنے کے بجائے ہم اس میں اپنے اپنے حصے کی شمع جلا دیتے ہیں، اس میں اس ہاؤس، اس کے پی ہاؤس کا کردار یقیناً جناب سپیکر، آپ کی سربراہی میں اس کا بڑا اہم Role ہے اور یہ بڑا Effective role ادا کر رہا ہے، اس کو مزید Effective کرنے کی ضرورت ہے، آ ئیے ہم مل بیٹھتے ہیں، ہم مل بیٹھتے ہیں، ہم اس اپنے صوبے کی حد تک، اس کے امن وامان کی حد تک ہم اس میں بات بھی کر سکتے ہیں اور اس پروگرام کو لے کر آگے بھی جا سکتے ہیں۔ جناب کنڈی صاحب، آج بھی میں پاپولیشن کونسل کی میٹنگ میں تھا اسلام آباد میں، وہاں پہ ساری باتیں ہوئیں، تو وہاں پہ شیری رحمان صاحبہ تھیں، وہاں پہ نوید قمر صاحب تھے، وہاں پہ فاروق ستار صاحب تھے، تو میں نے میٹنگ میں ان سے عرض کیا کہ آپ تینوں حکومتی پارٹی کی سینیئر ترین پارلیمٹیرین ہیں، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہم تو کہہ رہے ہیں کہ پاپولیشن ویلفیئر ہو، ہم تو کہہ رہے ہیں یہ اس طرح ہو، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ ہمارا پیغام لے کر جائیں حکومت کے پاس کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ہمیں جو حصہ مل رہا ہے، وہ ہمیں دیا جائے، میں نے اس سے کہا کہ جنگلات ہمارے، مائنز ہماری، بجلی سارے پاکستان کو ہم دے رہے ہیں، سارے ٹیکس ہم جمع کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو دے رہے ہیں اور اس میں سے ہمیں ہمارا حصہ نہ ملنا، یہ انتہائی زیاتی ہے، تو یہ وہ باتیں ہیں جن کیلئے اس ہاؤس کو ایک پوائنٹ ایجنڈا ہونا چاہیئے اور وہ ایجنڈا باتیں ہماری وہ ہیں کہ عمران خان امت مسلمہ کے لیڈر ہیں، ان کی حکومت کو ختم کرنا غلط ہے، ان کو پابند سلاسل کرنا غلط ہے، پی ٹی آئی کے کارکنوں کو شہید کرنا انتہائی ظلم ہے، اس میں نہ کسی حزب اختلاف کی دوسری رائے ہو سکتی ہے اور نہ حزب اقتدار کے بینچوں پہ بیٹھنے والوں کی کوئی دوسری رائے ہو سکتی ہے لیکن یہ ہمارا اپنا اپنا مؤقف ہے، اس کو ہم لے کر جائیں گے، ہماری جدوجہد عمران خان کی رہائی تک، کارکنان کی رہائی تک اور مینڈیٹ کی بحالی تک جاری رہے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس صوبہ کیلئے ہمیں ایک پوائنٹ ایجنڈے پہ اکٹھا ہونا چاہیئے اور اس کیلئے ہم سارے سب کو یک جان ہو کر ہمیں جانا چاہیئے تاکہ اس صوبہ کا امن وامان بھی بہتر ہو سکے، اس صوبے کو اس کا حصہ بھی مل سکے اور یہ صوبہ اللہ کے فضل سے ترقی کر سکے۔ شکریہ جناب سپیکر (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شفیع اللہ خان۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: **اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔** شکریہ سپیکر صاحب، سقوط ڈھاکہ اور آرمی پبلک سکول پر بحث ہو رہی ہے، دونوں انتہائی اہمیت کے حامل واقعے ہیں، دلخراش واقعے ہیں، دردناک واقعے ہیں، سقوط ڈھاکہ کے بارے میں میں اتنا بتاتا چلوں کہ 7 دسمبر 1970 کو جنرل الیکشن میں شیخ مجیب الرحمان کی پولیٹیکل پارٹی عوامی لیگ نے 313 میں سے 167 سیٹیں جیت کر اکثریت حاصل کی مگر جیت کے باوجود اس وقت کے جنرل یحیٰ خان نے ان کی راہ میں روڑے اٹکائے اور ان کو حکومت نہ دی، بلکہ ان کے 83 ممبرز کو شرپسند قرار دے کر نااہل کیا گیا، اس طرح 313 کے ایوان میں ان کی تعداد 167 سے کم ہو کر 84 پہ آ گئی۔ جناب سپیکر، اس طرح بنگال کی پراونشل اسمبلی میں شیخ مجیب الرحمان کی جماعت کے

288 میں سے 192 ارکان کو نااہل کر دیا گیا، پیپلز پارٹی جو کہ الیکشن ہار چکی تھی، حسب روایت جیتنے میں کامیاب ہوئی، نتیجہ کیا نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ بغاوت پر اتر آئے اور انڈیا وغیرہ نے ان کو Fully support دیا۔ پھر 16 دسمبر کو پلٹن کے میدان میں ہم نے ہتھیار ڈال دیئے اور بنگلہ دیش معرض وجود میں آیا۔ جناب سپیکر، اے پی ایس کے حوالے سے میں اتنا بتاتا چلوں کہ 16 دسمبر 2014 کو اسلام اور انسانیت کے دشمنوں نے آرمی پبلک سکول کے ننھے اور معصوم بچوں پر ہلا بول کر 124 پھول جیسے بچوں سمیت اور 147 لوگوں کو عہدہ شہادت پر فائز کیا، یہ وہ دن ہے کہ ہر آنکھ آشکبار تھی، فضاء سوگوار تھی، پورے پراونس میں ہو کا عالم تھا اور لوگ خون کے آنسو رو رہے تھے۔ جناب سپیکر، اے پی ایس کے دلخراش واقعہ کو ہم کسی بھی صورت میں فراموش نہیں کر سکتے ہیں، جناب سپیکر، ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، آج کا دن ان کے والدین کے لئے ایک امتحان کا دن ہے، ان کے لئے انتہائی کرب کا دن ہے، ہم ان کے غم میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں کیونکہ اس دن ان کے جگر گوشے اور پھول جیسے بچے ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، ان شہداء کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ ایک دن یہ ضرور رنگ لائیں گی۔ سپیکر صاحب، ہم شہداء کے خاندانوں کو سلام پیش کرتے ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس ملک پہ رحم کرے اور اس طرح گھناؤنا اور دلخراش واقعہ دوبارہ رونما نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر، آفتاب عالم صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، 16 دسمبر کو جو دلخراش واقعہ پیش آیا اے پی ایس کا، یقیناً وہ پاکستان کی تاریخ میں اور خصوصاً خیبر پختونخوا کی تاریخ میں ایک Unfortunate واقعہ تھا۔ میرے خیال میں جناب سپیکر، اگر ریاست جو کہ ہم کتابوں میں پڑھتے آ رہے ہیں کہ ماں جیسی ہوتی ہے، اگر ریاست اور ریاستی اداروں کی جو کارگزاریاں ہیں جو ان کی پالیسیز ہیں، اگر وہ انصاف پہ مبنی ہوں، ان کے فیصلے منصفانہ ہوں، تو پھر ان ریاستوں میں، ان ممالک میں اس طرح کے واقعات پیش نہیں آتے لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں جو کہ اس ملک کے بنانے کا بنیادی مقصد تھا کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے نام کے اوپر یہ ملک حاصل کیا گیا اور لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ اس ملک میں اللہ اور اللہ کے رسول کا نظام ہوگا، قانون اور انصاف کی بالادستی ہوگی لیکن بدقسمتی سے جناب سپیکر، اس ملک میں وہ مقاصد حاصل نہیں کئے گئے ہیں ان 77 سالوں میں، جس مقصد کے لئے یہ ملک وجود میں آیا تھا اور جس مقصد کے لئے لوگوں نے بہت سی قربانیاں دی تھیں، یہی وجہ ہے کہ جناب سپیکر، نہ اس ملک میں سیاسی استحکام آیا، نہ اس ملک میں معاشی استحکام آیا، نہ اس ملک میں سوشل استحکام آیا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایسی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں اور چند طبقات اتنے طاقتور ہو چکے ہیں کہ وہ لوگوں کو دیوار سے لگا دیتے ہیں، ان کی پالیسیاں جو کہ اشخاص کو تو خوش کرتی ہوتی ہیں لیکن In the long run جو ہے ان کے نتائج بڑے بھیانک ہوتے ہیں، بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، اے پی ایس

میں جو کچھ ہوا،اس سے کیا سبق سیکھا؟اس ریاست نے کیا سبق سیکھا؟ یاآج اے پی ایس کے شہداء کے لواحقین،ان کے والدین یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے بچے قربانی کے لئے یا شہادتوں کے لئے نہیں بھیجے تھے بلکہ ہم نے اپنے بچے تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے تھے،آج ان کے والدین سوال کرتے ہیں کہ میرے بچوں اور ان کے خون کا ابھی تک مجھے انصاف نہیں دیا گیا،آج تک وہ لوگ یا وہ Policy makers جن کے نتیجے میں یہ سارا کچھ ہوا، میرے صوبے میں خون کی ہولی کھیلی گئی،ان سے کسی نے سوال نہیں پوچھا،جناب سپیکر،ان کو انصاف نہیں دیا گیا۔ اسی طرح 16 دسمبر کو اس ملک کو حاصل کرنے والے Pioneers جو تھے،جنہوں نے سب سے زیادہ اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے Struggle کی تھی جناب سپیکر،وہ مشرقی پاکستان کے لیڈرز تھے،اس 16 دسمبر کو سقوط ڈھاکہ ہوا،ہم سے مشرقی حصہ الگ کیا گیا،وہ کیوں الگ ہوا؟ کیا اس کی وجوہات سے ہم نے سبق سیکھا؟ وہاں پہ بھی مینڈیٹ چوری ہوا تھا،وہاں پہ بھی لوگوں نے جن کو مینڈیٹ دیا تھا،ان کی قدر نہیں کی گئی،ان کو محروم رکھا گیا،شیخ مجیب کے کیا مطالبات تھے؟چھ نکاتی مطالبات تھے لیکن ان کو ملک دشمن قرار دیا گیا،ان کو میانوالی کی جیلوں میں ڈالا گیا لیکن جناب سپیکر،نتیجہ کیا ہوا؟ کہ اس ملک کو جس میں رہنے کے لئے بڑے شوق سے لوگ آئے،ہجرتیں کیں، قربانیاں دیں لیکن ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟اور اس سے کیا سبق سیکھا؟آج بھی وہی تاریخ دہرائی جارہی ہے، عمران خان کا کیا مطالبہ ہے؟کہ آٹھ فروری کو اس کی پارٹی کو مینڈیٹ دیا گیا لیکن جس بھونڈے انداز سے چرایا گیا،وہ سب کے سامنے ہے،آج تو اپوزیشن بینچز سے بڑے شوق سے بات ہو جاتی ہے کہ جب ہم پوچھتے ہیں کہ گولی کیوں چلائی؟تو ان کو تکلیف ہوتی ہے،ان کی طرف سے آجاتا ہے کہ رینجرز والوں کو کس نے مارا،رینجرز والوں کو کہاں پہ مارے گئے؟جناب سپیکر، میں ان کی Story آپ کو سنانا چاہتا ہوں،جو رینجر والے مارے گئے ہیں وہاں پہ،ہم تو پرامن تھے،ہم تو اپنا آئینی جو ہمارا حق ہے Protest کرنے کا پرامن،وہ کر رہے تھے،ہم تو اپنے جائز مطالبات کے لئے اسلام آباد گئے تھے،پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز تو اتنے پرامن تھے کہ راستے میں بی آرٹی کے شیشوں والے سٹیشنز آتے ہیں،وہ شیشوں سے بنے ہوئے ہیں،ایک شیشہ تک نہیں ٹوٹا،شہداء چوک تک ہم گئے ہیں،ڈی چوک تک،لیکن کسی کو تکلیف نہیں دی،یہاں تک کہ راستوں پہ ہوٹل کھلے تھے،پٹرول پمپ کھلے تھے،کسی کو آگ نہیں لگائی گئی لیکن وہاں پہ جو کچھ ہوا،یہ کہتے ہیں کہ رینجر والوں کو جنہوں نے مارا،آپ ان کے لئے بھی دعائیں کریں مغفرت کی،بالکل وہ بھی ہمارے بھائی تھے لیکن رینجر والے جہاں پہ فوت ہوئے ہیں،ان کا واقعہ میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ میرے کوہاٹ کا ایک شہید ہمارا ورکر الیاس اورکزئی جو ہمارے ساتھ تھا،26 نمبر چونگی پہ جب ہم نے راستہ وہاں سے کھولا جو انہوں نے وہاں پہ بدترین شیلنگ کی،ڈائریکٹ فائر چلائی،ربڑ کی گولیاں اور ڈائریکٹ اور یجنل گولیاں جو چلائیں تو جو وہاں پہ ہمارے ورکروں نے وہ رکاوٹیں ختم کیں،تو جب رینجرز والے بھاگ رہے تھے،تو انہوں نے اپنے جوان کے اہلکار تھے،وہ بھی گاڑی سے گرائے اور ہمارے ورکرز کو بھی اس Panic میں کچل دیا جن میں ہمارے کوہاٹ کا وہ ورکر الیاس اورکزئی شہید ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے بھائی اور ہمارے کافی سارے ورکر وہاں پہ عینی شاہدین ہیں،انہوں نے اپنی گاڑیوں سے اہلکاران جو ہے وہ گرائے اور Reverse میں اپنی گاڑیاں

ان کے اوپر بھی چڑھائیں اور ہمارے ورکروں کے اوپر بھی چڑھائیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ یہ بتائیں کہ کون لوگ با مسلح تھے؟ جو آج بار بار کہہ رہے ہیں کہ مسلح لوگوں کو کون لایا؟ بالکل ہم بانگ دہل کہتے ہیں کہ اس ملک میں اگر کسی نے اسلحہ اٹھایا بھی ہے تو حکمران بحیثیت ریاستی چیف ایگزیکٹیو ان کا حق بنتا ہے کہ آپ ان کے لئے پالیسی بنائیں، ان کو Main stream کے اندر لے کر آئیں، ان کے ساتھ Negotiate کریں، یہ غلط کام نہیں ہے جناب سپیکر، جس کو یہ رنگ دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آج کے موقع کے اوپر یہ کیوں نہیں آپ کو بتا رہے کہ شیخ مجیب کا مینڈیٹ جب چرایا گیا تو اس میں یہ برابر کے قصوروار تھے، کس نے "ادھر تم ادھر ہم"، "ادھر ہم ادھر تم" کا نعرہ لگایا؟ کس نے ہٹ دھرمی دکھائی؟ جناب سپیکر، اس ملک کی تباہی میں ان طاقتور حلقوں کے ساتھ، ان اسٹیبلشمنٹ کے فرعونوں کے ساتھ یہ فرعون جو ہیں جو سیاسی پارٹیاں ہیں جو کہ جنھوں نے سیاسی پارٹیوں کے لبادے اوڑھے ہوئے ہیں لیکن اصل میں آلہ کار اور یہ پوری اسٹیبلشمنٹ اور طاقتور حلقوں کی پیداوار ہیں، اگر آپ جنرل جیلانی کی پیداوار دیکھ لیں، ان کی Legacies دیکھ لیں یا آپ دوسری سائڈ پہ یہ جن کو ڈیڈی ڈیڈی کہا کرتے تھے یا جنرل یحییٰ کی پیداوار جو ہے، انہوں نے اس ملک کا کباڑا نکالا، وہی لوگ جو ہیں اس ملک کی تباہی کا باعث بنے اور اس ملک کو جس کو اقوام عالم میں ایک سپر پاور ہونا چاہیئے تھا، جو کہ کلمہ کی بنیاد کے اوپر بنا تھا، جس ملک کو اسلام کا قلعہ ہونا چاہیئے تھا، جس ملک میں نظام مصطفیٰ In letter and spirit جو ہے اس کا نفاذ ہونا تھا، اس ملک کو انہوں نے اس نہج تک پہنچایا کہ آج آپ پورا نظام دیکھ لیں، آپ کے پورے نظام سے آپ کے عوام کا اعتماد جو ہے وہ اٹھ چکا ہے، کوئی انصاف کی رسائی کے لئے عدالتوں کے لئے جانے کو تیار نہیں، وہ آپ کے علاقوں میں بدمعاشوں کے اوپر جرگے کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ کے انصاف کے نظام کے لئے جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، اس ملک کے کباڑے میں ان طاقتوروں کے ساتھ جو اسٹیبلشمنٹ کے پیداواری سیاسی کاروباری لوگ ہیں، ان کا برابر کا حصہ ہے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ 26 نومبر کو جو کچھ ہوا، ایک طرف نہتے اور پرامن سیاسی ورکروں کے اوپر گولیاں چلائی گئیں، بے شمار لوگوں کو شہید کیا گیا، آج دنیا بشارالاسد یا شام کے عقوبت خانوں کی بات کر رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے آج بھی ایک سو سے اوپر کے ورکرز Missing ہیں اور پنجاب اور اسلام آباد کی جیلوں کے اندر ہمارے ورکرز کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہے جس طریقے سے ان کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے جناب سپیکر، وہ جانوروں سے بھی ابتر ہے، اس سردی کے موسم میں بھی بغیر کمبل اور چادر اوڑھے وہ راتیں گزار رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ان پہ مختلف قسم کے Tortures ہو رہے ہیں، آپ اس سفاکی کا اندازہ لگائیں کہ 26 نومبر کو پکڑے گئے یا Arrest کئے گئے ان ورکرز کو 9 مئی میں وہ Involve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جناب سپیکر، تو ہم پھر یہ سوال ضرور کریں گے کہ گولی کیوں چلائی اور ان شاء اللہ تا مرگ دم تک ان شاء اللہ یہ سوال ان کا پیچھا کرے گی کہ گولی کیوں چلائی؟ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ طاقتور لوگ سمجھتے ہیں کہ لوگ عمران خان سے محبت کرتے ہیں، اس کے نظریئے سے محبت کرتے ہیں، اس کی پارٹی سے محبت کرتے ہیں، اس کے خلوص دیانتداری سے محبت کرتے ہیں اور اس کی خودداری سے محبت کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، آج ان کو پتہ چلا کہ عمران خان کے

نام پہ لوگ جان بھی دے سکتے ہیں اور خون بھی دے سکتے ہیں ان شاءاللہ۔ جناب سپیکر، میرا اس سارے Episode میں بلکہ Regime change سے اب تک میڈیا سے بھی بہت بڑا گلہ ہے لیکن جس طرح کہ ہمارے باقی نظام، ادارے جو ہیں وہ مفلوج ہیں، وہ کسی کے Pay roll پہ ہیں، تو میں معذرت چاہوں گا اپنے میڈیا کے دوستوں سے، لیکن یہ ان کو بھی پتہ ہے کہ میڈیا ہاؤسز یا میڈیا کے جو Owners ہیں، جو کاروباری لوگ ہیں، وہ کسی کے Pay roll پہ ہیں۔۔۔۔۔

(اذان مغرب)

<u>وزیر قانون:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میڈیا سے ہمارا بہت بڑا گلہ ہے لیکن بد قسمتی سے یہ بھی کسی کے Pay roll پہ ہیں، ان کی بھی مجبوریاں ہیں، وہ پی ڈی ایم کی حکومت جو کہا کرتی تھی کہ ہم نے الیکشن نہیں کرانے، ہم 90 دنوں میں اس لئے الیکشن نہیں کرا سکتے کہ ملک کے ساتھ پیسے نہیں ہیں، ہم دیوالیہ ہو چکے ہیں، وہی حکومتیں ان کو دس دس ارب سے نوازتی رہی ہیں اور ان کی بھی مجبوریاں ہیں، انہوں نے بزنسز چلانے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، بد قسمتی سے میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ سے ہم نے کچھ نہیں حاصل کیا، تاریخ سے ہم نے کچھ نہیں سیکھا، وہی سقوط ڈھاکہ کی تاریخ کو، آپ بلوچستان دیکھ لیں، بلوچستان کے آج حالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں، بلوچستان کو ان حالات میں کون لے کر آیا؟ وہاں پہ Elected government کے دوران گورنر راج لگایا گیا، وہاں پہ ایک ڈاکٹر کے ساتھ جب Rape کیا جاتا ہے اور وہاں پہ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ آپ لوگ اپنے کیپٹن کو Execute کریں، ہمیں انصاف دیں، تو جواب ملتا ہے کہ آپ باغی ہیں اور ہم آپ کو وہاں سے ماریں گے کہ آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ آپ کو کہاں سے مارا گیا؟ جناب سپیکر، آج وہ حالات سنبھالیں جب آپ اپنے لوگوں کو اپنی پالیسیز کے ذریعے، اپنے Business empire کے ذریعے، آج تو ایک طرف آپ باڑ لگا رہے ہیں باؤنڈریز کے اوپر لیکن دوسری طرف آپ کے کراچی سے لے کر چترال کے دوسرے کونے تک آپ کے ہر پٹرول پمپ پہ چالیس فی صد آپ کا ایران کا تیل Black کے اوپر آتا ہے وہ بکتا ہے۔ جناب سپیکر، اس سے کون پیسہ بنا رہا ہے، کس کے حکم سے اور اجازت سے یہ ملک کے اندر آتا ہے ؟ آپ جو بیچارہ ہزار روپے بھی وہ بامشکل دکان میں Sale کرتا ہے پورے دن کے اوپر اور آپ اس کو کہتے ہیں کہ ٹیکس دو، چار سو قسم کے ٹیکسز آپ نے بنائے ہوئے ہیں لیکن دوسری طرف اربوں کا کاروبار، غیر قانونی اور Black money جو ہے وہ آپ کے ملک میں طاقتور حلقوں کی ایماء پر اس کا ریل پیل ہوتا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں، تو جناب سپیکر، 26 نومبر کو جس طرح میرے قائد کی اہلیہ کے اوپر، جس طرح میرے ایک بڑے صوبے جس کے ساتھ Three fourth majority ہے، اس کے چیف ایگزیکٹیو کے اوپر قاتلانہ حملے کئے گئے، آئی ایس آئی کے لوگوں کو پی ٹی آئی کے کپڑوں میں ملبوس کر کے ہمارے ورکرز کے درمیان چھوڑا گیا جنہوں نے ہمارے چیف منسٹر صاحب کی گاڑی کے اوپر گندے انڈے پھینکے، اس طرح کے کیمیکلز پھینکے جس سے ان کا شیشہ بالکل Blurred ہوا، ان پہ ڈائریکٹ فائر کیا گیا، مونال کے روڈ کے اوپر پانچ چھ جگہوں پہ ان کی گاڑیوں پہ قاتلانہ حملہ ہوا، گاڑیوں کی مدد سے کیا گیا، ان کو پہاڑوں سے نیچے گرانے کی کوشش کی گئی، ان کو ٹرک سے

کچلنے کی کوشش کی گئی، ان کی گاڑی کے اوپر ڈائریکٹ فائر مارے گئے۔ تو جناب سپیکر، اس سے پہلے بھی یہ کر چکے ہیں کے پی ہاؤس میں، اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں پہ، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کا ورکر تھک چکا ہے یا وہ خوف کا شکار ہو چکا ہے تو یہ ان کی بھول ہے، میں ان کے گوش گزار کر سکوں، تو یہ سن لیں کہ اللہ کی قسم یہ MPA ship یا منسٹری جو ہے جس عظیم مقصد کے لئے عمران خان کوشش کر رہے ہیں، یہ بہت چھوٹی چیزیں ہیں، اللہ کی قسم خان کے اوپر یہ منسٹریاں تو کیا، یہ MPA ship تو کیا، ہماری جانیں ان شاء اللہ ان کے لئے حاضر ہیں، ہمارے ماں باپ، ہمارے بچے ان پہ قربان، الحمد للہ جس عظیم مقصد کے لئے وہ اس ملک میں جدو جہد کر رہے ہیں، جس انقلاب کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں، ان شاء اللہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ ملک جس کا خواب دیکھا گیا تھا، جس ملک کے لئے علمائے کرام نے خواب دیکھے تھے اور اس ملک کی جدو جہد میں انہوں نے کوشش کی تھی، میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ ان شاء اللہ یہ ملک جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا کہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ"، ان شاء اللہ یہ ملک اسلام کا قلعہ ضرور بنے گا، یہ ملک جو ہے وہ نہ صرف عالم اسلام کا بلکہ ان شاء اللہ پوری دنیا کا چیمپئن اور ٹائیگر بنے گا، ان شاء اللہ اس میں اللہ اور اللہ کے رسول کا نظام ہو گا، اس میں آئین اور قانون کی بالادستی ہو گی، اس میں قانون اور انصاف کا بول بالا ہو گا، اس میں طاقتور اور کمزور قانون کے سامنے برابر ہو گا۔ جناب سپیکر، آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا اور آخر میں میں یہی کہنا چاہوں گا کہ جو کتا باہر کے دشمن سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ گھر والوں کے اوپر چڑھ دوڑتا ہے، تو جناب سپیکر، ابھی بھی وقت ہے کہ ہوش کے ناخن لیں، ہم اپنی سیاسی جدو جہد ترک نہیں کریں گے، ان شاء اللہ ہم مزید بھی جو ہے وہ شہادتیں دیں گے اس عظیم مقصد کے لئے، ان کی فضول مشاورت ہمیں نہیں چاہیئے، یہ مشورے اپنے ساتھ رکھیں، یہ اپنے لیڈرز کے لئے انصاف حاصل کریں، یہ حکومتیں گزار کر چکے ہیں، اپنے جو Ideas اور ان کی جو نظریات ہیں وہ یہ Compromise کر چکے ہیں اقتدار کے لئے، سندھ ہاؤس میں کیا ہوا؟ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، جہاں پہ منڈی لگی، ابھی بھی انہوں نے آئینی ترامیم کیں، آئینی ترامیم سے پہلے کیا ہوا؟ منڈیاں لگیں، ایم این ایز کے ساتھ کیا ہوا؟ ان کی Families کے ساتھ کیا ہوا؟ اور بڑے واویلا کر رہے تھے کہ ہم نے آئینی عدالتیں بنانی ہیں، ہم نے صوبوں کو حق دلوانا ہے اور دینا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی آئینی ترامیم اور ان کی آئینی ترامیم کے نتیجے میں جو ہے آئینی بنچ جو ہے، ان کے بھی ابھی ریزلٹس آ چکے ہیں، ایک دو دن پہلے آپ کا وہی آئینی بنچ جو ہے وہ بھیمانہ فیصلہ دے چکا ہے کہ Civilian trial آپ کر سکتے ہیں، ان کو Military trial کے ساتھ انہوں نے Civilian کو بھی اجازت دے دی کہ آپ کر سکتے ہیں، آپ جو بھی کر سکتے ہیں، آپ جس کو بھی Detain کرتے ہو، جس کو بھی Trial کرتے ہیں، آپ کریں، آپ کی مرضی اور اس کا ان شاء اللہ عنقریب دوسرا بھی بھیمانہ فیصلہ اور نتیجہ جو ہے وہ آپ کے سامنے آ جائے گا، وہ آپ کے ججز کی جو اپوائنٹمنٹ ہے، اس کی شکل میں آپ کے سامنے آ جائے گا، جن کو یہ نوازیں گے وہی لوگ آپ کے آئندہ دس پندرہ سال کے لئے آپ کی ہائی کورٹس میں تعینات ہوں گے اور ان کو نوازتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، ان کلمات کے ساتھ کہ اللہ

اس ملک میں، اس ملک کے عظیم مقصد کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی جدو جہد کو قبول فرمائے، جو ہماری شہادتیں ہوئی ہیں، ان شہیدوں کو اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں ان کی شہادتیں قبول کرے اور ان کی یہ نیت اور جدو جہد جو ہے وہ ان شاء اللہ ضرور رنگ لائے گی۔ پاکستان زندہ باد، پاکستان تحریک انصاف پائندہ باد۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 P.M., Monday, 30^{th} December, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 30 دسمبر 2024 کو بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)